عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۳۸

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"جس نے ایمان کے جذبے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گذشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔"

(بخاری ومسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
قرآن مجید کی زبان، اہل جنت کی زبان

عربی

جس پر تحقیق اور جسکی تعلیم کیلئے یورپ میں تو باقاعدہ بڑے بڑے ادارے
لیکن!
پاکستان میں مدارس عربیہ کے علاوہ ہر جگہ عنقا

مولانا ولی خان المظفر، معاون مدیر الفاروق (عربی)

عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اہم واقعاتی معلومات

مسئلہ حیات مسیح

مولانا عبداللطیف مسعود کے مقالے پر ایک مرزائی کے لچر اور بودے اعتراضات کا جواب

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

س (۸) کیا زکوۃ کی رقم مدرسہ (دینی) کے طالب علموں کے اخراجات کے طور پر ماہوار چندہ کی صورت میں اس طرح دی جاسکتی ہے کہ سال کے آخر میں حساب کر کے زکوۃ ادا کرنے لگے تو اتنی منہا کر کے باقی زکوۃ ادا کرے۔ اس طرح ہر ماہ زکوۃ ادا کرنے کی نیت کرنا ہوگی یا ایک ہی دفعہ شروع میں نیت کافی ہے۔

ج (۸) اس طرح دینا صحیح ہے اور ہر مرتبہ نیت ضروری ہوگی۔

س (۹) (الف) ایک شخص زیور اور رقم پر زکوۃ ادا کرتا ہے یعنی صاحب نصاب ہے اس کا اپنا ذاتی مکان نہیں ہے کرائے کے مکان میں رہتا ہے وہ مکان بنانے کے لئے پلاٹ خریدنے کے لئے قسطوں میں پلاٹ کی قیمت ہاؤسنگ سوسائٹی کو جمع کرواتا رہا ہے اس طرح تقریباً چالیس ہزار روپیہ جمع کروا چکا ہے ابھی پلاٹ کا قبضہ اور رجسٹری نہیں ہوئی۔ تو کیا اس پلاٹ پر بھی زکوۃ ادا کرنا ہوگی؟

ج (۹) (الف) اس پر زکوۃ نہیں۔

س (۹) (ب) اور اگر اس طرح دو یا زیادہ سوسائٹیوں کے پاس پلاٹ کی قیمت کے طور پر رقم جمع کرواتا ہے تو کیا سب پر زکوۃ ادا کرنا ہوگی؟

اس علاقے میں زمین کی قیمت ڈیڑھ سے ڈھائی لاکھ کے درمیان ہو چکی ہے لیکن اس نے فی پلاٹ ۴۰ ہزار جمع کروائے تھے بعد میں زمین کی قیمت بڑھ گئی ہے اور ابھی اسے قبضہ بھی نہیں ملا۔ تو زکوۃ جمع شدہ رقم کی ادا کرے گا' یا زمین کی موجودہ قیمت کے مطابق' نیز قبضہ ملنے اور رجسٹری ہوجانے کے بعد زکوۃ کا کیا حکم ہوگا۔ ادا کرنا ہوگی یا نہیں اور کس قیمت کے حساب سے۔ اور گزشتہ سالوں کا کیا حکم ہوگا؟

ج (۹) (ب) اگر پلاٹ ذاتی رہائش کے لئے لیا ہے تو اس پر زکوۃ نہیں۔ اور جو رقم ادا ہو چکی ہے اس پر بھی نہیں واللہ اعلم

س (۱۰) ایک عورت کو اس کے شوہر نے دو طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر رجوع کر لیا۔ اس کے تین چار سال کے بعد ایک طلاق اور دے دی۔ کیا اب وہ رجوع کر سکتا ہے یا نکاح دوبارہ پڑھوانا ہوگا یا حلالہ کے ذریعے ہی دوبارہ اپنے نکاح میں لاسکتا ہے؟

ج (۱۰) یہ طلاق پہلی دو طلاقوں کے ساتھ مل کر مغلظہ ہو گئی۔ اب حلالہ شرعی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔

س (۱۱) مطلقہ کی عدت کے بعد اگر پھر اس کو طلاق دی جاوے تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی کیونکہ طلاق کے لاحق ہونے کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ عدت کے اندر مکرر طلاق دی جاوے" اس عبارت میں ملحق ہونے سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر خاوند ہر عدت گزرنے کے بعد ایک طلاق دیتا رہے اس کے بعد رجوع کرتا رہے اس طرح زندگی بھر ہزاروں طلاقیں دینے کے باوجود وہ میاں بیوی کے طور پر رہ سکتے ہیں؟

ج (۱۱) عدت کے اندر شوہر کو ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری طلاق دینے کا اختیار ہے۔ لیکن جب عدت ختم ہو گئی تو عورت اس کے لئے اجنبی بن گئی' اور اجنبی عورت کو طلاق دینے کے کوئی معنی نہیں۔ ایک طلاق کے بعد عدت گذر گئی تھی اس سے دوبارہ نکاح کرلیا تو اب اس کو پھر طلاق دے سکتا ہے' لیکن تین بار ایسا کرنے سے وہ بائنہ مغلظہ ہو جائے گی۔ اور بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

س (۱۲) تجوید کی ایک کتاب کے سرنامے پر یہ عبارت درج ہے "اور تجوید کا علم حاصل کرنا ضروری ہے' واجب ہے جو تجوید سے قرآن نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے" محمد بن الجزری

کیا اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ قاری حضرات سے ہی قرآن پڑھنا ضروری ہے اور جو لوگ سادہ طرز پر قرآن پڑھتے ہیں وہ گنہگار ہیں' کیا جو علماء قاری نہیں ہیں اور قرآن پڑھاتے ہیں سادہ انداز سے یہ انداز بھی تجوید کہلاتا ہے؟

ج (۱۲) تجوید کے معنی حروف کو ان کے مخارج وصفات سے ادا کرنے کے ہیں' اگر کوئی سادہ پڑھتا ہے لیکن حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرتا ہے تو صحیح ہے۔

س (۱۳) کیا فرض نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا کرنا مسنون ہے یا جائز ہے۔ یہ اس لئے پوچھا ہے کہ ایک کتاب میں انفرادی دعاء کو جائز اور اجتماعی کو بدعت کہا گیا ہے۔ جبکہ آپ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" صفحہ ۹۹ پر یہ عبارت "یا مثلاً شریعت کا حکم یہ ہے کہ جو عبادت اجتماعی طور پر ادا کی گئی ہے اس کے بعد تو دعا اجتماعی طور پر کی جائے"۔ جواز ظاہر کر رہی ہے لیکن ساتھ ثبوت کے طور پر حوالہ کوئی درج نہیں ہے۔ ایک دو ثبوت احادیث سے نقل فرمادیں تاکہ تشفی اور وضاحت ہو جائے۔

ج (۱۳) فرض نمازوں کے بعد دعاء کا حکم ہے جب جماعت کی نماز ختم ہو گئی تو ہر شخص اس حکم کا مامور ہوگا اور اجتماعی شکل پیدا ہو جائے گی۔ لیکن نماز ختم ہونے کے بعد مقتدی امام کے پابند نہیں۔ کوئی تھوڑی کرے یا زیادہ اس کی اپنی توفیق ہے واللہ اعلم۔

س:۔ زمانہ حال میں اگر کسی کے پاس نصاب زکوۃ سے کم مقدار میں صرف سونا ہے یا صرف چاندی ہے لیکن جس دن سے وہ چاندی یا سونا اس کے قبضہ میں آیا ہے اس کے ساتھ اتنی مقدار میں رقم بھی قبضہ میں آئے ہیں جس رقم سے وہ بقیہ کم مقدار کو خرید کر پورا نصاب بنا سکتا ہے۔ اور اس رقم اور سونے پر پورا سال گذر گیا ہے آیا اس پر زکوۃ' قربانی واجب ہے کہ نہیں؟

ج:۔ واجب ہے۔

س:۔ یا شخص مذکور کے پاس رقم جو آئی ہے وہ سونے یا چاندی قبضہ میں آنے کے بعد یعنی تین مہینہ بعد وہ رقم ہاتھ آئی ہے لیکن سال کے اختتام کے وقت وہ رقم موجود تھی۔

ج:۔ جب سے رقم ہاتھ آئی تب سے صاحب نصاب بن گیا۔ سال کے بعد اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔

س:۔ یا شخص مذکور کے پاس جو رقم آئی ہے سونے یا چاندی کے ملنے کے وقت آئی ہے لیکن سال کے اختتام کے وقت وہ رقم کم ہو گئی یا بالکل ختم ہو گئی۔

ج:۔ اگر سال کے اختتام پر صاحب نصاب نہیں تھا تو زکوۃ واجب نہیں اور اگر بقدر نصاب مالیت باقی رہی تو زکوۃ واجب ہے۔

س:۔ کسی کے پاس چاندی اور سونا دونوں چیزیں نصاب سے کم مقدار میں ہیں دونوں چیزوں پر سال بھی گذر گیا ہے زکوۃ قربانی اس پر واجب ہے کہ نہیں؟

ج:۔ اگر دونوں کی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو زکوۃ واجب ہے۔

س:۔ یا صرف کسی ایک چیز پر سال گزرا ہے دوسری چیز پر سال پورا نہیں ہوا ہے اس پر زکوۃ قربانی ہے کہ نہیں؟

ج:۔ جب دوسری چیز پر سال گزر گیا تو زکوۃ واجب ہوگی ۔اس دوران اگر قربانی کا وقت آگیا تو قربانی واجب ہوگی۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ٤ر تا ١٠ر رمضان المبارک ١٤١٣ھ مطابق ٢٦ر فروری تا ٤ر مارچ ١٩٩٣ء | شمارہ: ٣٨

اس شمارے میں

١۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۔۔۔ ٢
٢۔ قرآن و حدیث ۔۔۔ ٣
٣۔ قادیانیوں کا کینیڈا کا رخ (اداریہ) ۔۔۔ ٥
٤۔ آداب رمضان ۔۔۔ ٧
٥۔ نعت رسول مقبولؐ ۔۔۔ ١١
٦۔ بین الاقوامی زبان عربی ۔۔۔ ١٢
٧۔ رشوت ۔ جرم عظیم و گناہ کبیرہ ۔۔۔ ١٣
٨۔ معرکہ ۔ خالص اسلامی انقلاب ۔۔۔ ١٥
٩۔ پریس کانفرنس ۔ حساب کتاب ۔۔۔ ١٦
١٠۔ عشق خاتم النبیینؐ ۔۔۔ ١٧
١١۔ ایک مرزائی کے لچر اور بودے اعتراضات کا جواب ۔۔۔ ٢٥

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب رحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ٣٢٠٠ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ ۔۔۔ ١٥٠ روپے
ششماہی ۔۔۔ ٧٥ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ٣٥ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ٣ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ٣٥ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۰ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ١٠٤ پاریکھ چیمبر کراچی

ارشادِ باری تعالیٰ

جَلَّ جَلَالُہٗ

دوسری زندگی

تو اس نے نہ تو تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی لیکن تکذیب کی تھی اور منہ موڑا تھا پھر ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیا تھا۔ تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یوں ہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا یہ شخص ایک قطرہ منی نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے بنایا پھر اعضا درست کئے پھر اس کی دو قسمیں کردیں مرد اور عورت۔ کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو زندہ کردے۔

(پارہ ۲۹ سورہ قیامہ آیت ۳۱ تا ۴۰)

فرمانِ خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم

موت کی یاد

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو آپ اٹھتے اور فرماتے ... "اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو قریب آگیا ہے ہلا ڈالنے والا قیامت کا بھونچال (یعنی نفخہ اولی) اور اس کے پیچھے آرہا ہے دوسرا (یعنی نفخہ ثانیہ) موت ان سب احوال کو ساتھ لے کر سر پر آچکی ہے جو اس کے ساتھ آتے ہیں۔ موت اپنے متعلقات و مضرات کے ساتھ سر پر آچکی ہے"۔

(ترمذی شریف)

پیچیدہ پیچیدہ

مرزائی امت

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں سے اپنے الگ ہونے کا اعلان سب سے پہلے خود قادیانیوں نے کیا۔ مرزا غلام احمد کو نہ ماننے والے کافر قرار دیئے گئے۔ ان کے بچوں، عورتوں، معصوموں اور بوڑھوں کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا گیا۔ انہیں زانیہ عورتوں کی اولاد، کتیوں کے بچے اور ولد الزنا تک کہا گیا۔ مسلمانوں نے تو اس سے بہت دیر بعد محاسبہ شروع کیا اور انہیں اپنے سے خارج قرار دیا۔ جب مرزائی خود مسلمانوں سے الگ امت کہلاتے ہیں تو پھر انہیں مسلمانوں میں شامل رہنے پر اس وقت اصرار کیوں ہوتا ہے جب مسلمان ان کے الگ کر دینے کا مطالبہ کرتے اور انہیں اقلیت قرار دیتے ہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ قادیانی مذہبی اور معاشرتی طور پر عقیدۃً مسلمانوں سے الگ رہتے لیکن سیاستہ ان کا پنڈ نہیں چھوڑتے۔ اس کی واحد وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح وہ مسلمانوں کے حقوق و مناصب پر ہاتھ صاف کرتے اور ان کی ریاست پر حکمران ہونا چاہتے ہیں یا پھر انہیں مٹا کر اپنا سیاسی نقشہ مرتب کرنے کی جدوجہد میں ہیں۔

(تحریک ختم نبوت ص ۱۴۳)

قادیانیوں کا جرمنی کے بعد اب کنیڈا کا رخ

ملک میں ٹریول ایجنسیوں نے جو دھندہ شروع کیا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اور انٹیلی جنس اس سے بالکل بے خبر ہیں۔ اس وقت ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے جو لوگ باہر جا رہے ہیں وہ ملک کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ ان ایجنسیوں کو صرف پیسے سے غرض ہے۔ انہیں اس کی پرواہ نہیں کہ ملک، حکومت اور یہاں کے عوام اس سے بدنام ہوتے ہیں یا نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اخباری اطلاع یہ ہے کہ:

"امریکہ اور کنیڈا میں ایسے پاکستانی بھی ہیں جو جھوٹے بیانات دے کر "سیاسی پناہ" حاصل کرنے کیلئے پاکستان کی شہریت کو ترک کرنے کو بھی تیار ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں اب تک کنیڈا میں ۸ ہزار سے زیادہ پاکستانی "سیاسی پناہ" کی درخواستیں دائر کر چکے ہیں، ان ۸ ہزار سے زائد درخواست دہندگان میں سے ۶ ہزار افراد کا دعویٰ ہے کہ وہ پیپلزپارٹی یا ایم کیو ایم کے رکن ہیں اور ملک میں انہیں سیاسی ظلم کا سامنا ہے۔ بقیہ ۲ ہزار کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں انہیں مذہبی استحصال و امتیاز کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور وہ قادیانی ہیں۔ مانٹریال میں سیاسی پناہ کے درخواست گزار پاکستانیوں کو مختلف ہوٹلوں میں اور سڑکوں پر گھومتے دیکھا جا سکتا ہے"۔

خبر کا خلاصہ یہ ہے کہ.....

- کنیڈا اور امریکہ میں ایسے پاکستانی موجود ہیں جو جھوٹے بیانات دے کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے پاکستانی شہریت ترک کرنے پر بھی تیار ہیں۔
- اب تک وہاں آٹھ ہزار سے زیادہ افراد درخواستیں دے چکے ہیں۔
- ان میں سے چھ ہزار کا دعویٰ ہے کہ ان کا تعلق پیپلزپارٹی اور ایم کیو ایم سے ہے۔
- جبکہ دو ہزار قادیانی ہیں جنہوں نے پاکستان حکومت پر مذہبی استحصال اور امتیاز کا الزام لگایا ہے۔

صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں پیپلزپارٹی کا نام سننے میں آتا تھا کہ بعض لوگ پیپلزپارٹی کے کارکنوں پر ظلم و ستم کا رونا رو کر وہاں سیاسی پناہ کی درخواست دیتے تھے۔ لیکن ان میں شاید ہی کسی کا پیپلزپارٹی سے تعلق ہو۔ ان کا سیاسی پناہ کی درخواست سے مطلب ملازمت کا حصول تھا اور ان لوگوں کو لیجانے اور وہاں سیاسی پناہ کی درخواست دلوانے والے قادیانی ہی تھے۔

دراصل قادیانی یہ دھندہ کر رہے ہیں کہ انہیں پیپلزپارٹی کا ظاہر کرتے ہیں، ایم کیو ایم سے ان کا تعلق بتلاتے ہیں ان کے بعد تیسرا حربہ قادیانیت کا ہے۔ افسوس ہے کہ وہاں کی حکومتیں بلا تحقیق کے ہی انہیں سیاسی پناہ دے دیتی ہیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بیرون ملک ہمارے سفارت خانوں میں جو عملہ متعین ہے اس کی اکثریت ظفر اللہ قادیانی کے دور کی چلی آ رہی ہے یا پھر جو نئی بھرتی ہوئی ہے وہ بھی ظفر اللہ قادیانی کے متعین کردہ عملے کی طرف سے ہوئی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارے بیرون ملک سفارت خانے وہاں پر ہونے والے پاکستان مخالف پروپیگنڈے کا توڑ پیدا نہیں کرتے۔

اس صورت حال کی ایک وجہ یہاں کی ٹریول ایجنسیاں اور پی آئی اے بھی ہے ٹریول ایجنسیاں لائسنس کے بغیر نہیں کھلتیں متعلقہ محکمہ جو لائسنس جاری کرتا ہے وہ بھی تحقیق کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا یا پھر رشوت کا کرشمہ ہے کہ وہ بھاری رقم دے کر ٹریول ایجنسیاں کھول لیتے ہیں۔ عموماً یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے ہر محکمہ میں

منافع بخش عہدہ کسی نہ کسی قادیانی کے پاس ہے۔ قادیانیوں کے ہاتھ میں ایک خاص قسم کی انگوٹھی ہوتی ہے اس انگوٹھی کے ہوتے ہوئے انہیں کسی سفارش یا رشوت کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ فلاں محکمے میں فلاں عہدے پر ہمارا بھائی بیٹھا ہوا ہے وہاں کی قادیانی جماعت فوراً" اس سے رابطہ قائم کرلیتی ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ قادیانی افسروں کے کوائف چونکہ ربوہ میں موجود ہیں اس لئے جب بھی کسی قادیانی افسر کا دوسری جگہ تبادلہ ہوتا ہے تو فوری طور پر وہاں کی جماعت کو اطلاع پہنچ جاتی ہے اس کے بعد وہاں کے قادیانیوں کے وارے نیارے ہوجاتے ہیں۔ بس انگوٹھی پہنی جا پہنچے اور کام نکلوالیا۔ اس کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ مرزا طاہر جب پاکستان سے بھاگ کر لندن گیا تو ربوہ سے لے کر کراچی تک تمام چیکنگ پوسٹیں اور کراچی ائیرپورٹ کے ذمہ دار افسران قادیانی تھے۔ جو لوگ بسوں اور کوچوں کے ذریعے پنجاب سرحد کا سفر سڑک کے راستے کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کتنی جگہ تلاشی ہوتی ہے۔ کاروں میں سفر کرنے والوں کی بھی تلاشی ہوتی ہے' بسوں کوچوں اور ٹرک والوں کی بھی۔ لیکن مرزا طاہر کی تلاشی نہیں ہوئی جبکہ اس نے یہ سفر معہ اسلحہ کے کیا۔ مرزا طاہر کے اس سفر کا پتہ اس وقت چلا جب وہ یہاں سے بھاگ کر لندن پہنچ گیا۔

اس سلسلہ کی دوسری مثال ہمارے سامنے یہ ہے کہ علاقہ چولستان جو رحیم یار خان اور بہاولپور کے علاقہ میں لگتا ہے اس میں ہزاروں ایکڑ اراضی غیر آباد پڑی ہوئی تھی قادیانیوں نے سوچا کہ یہ علاقہ ہمارے لئے سونے کی چڑیا ثابت ہوسکتا ہے کیوں نہ یہاں کی زمین ہتھیالی جائے۔ ان کے پیش نظر دو فائدے تھے۔ پہلا زمین کا حصول اور دوسرا یہ کہ چولستان کا علاقہ چونکہ بھارتی سرحد سے ملتا ہے اس لئے یہاں زمینوں کے حصول سے بھارت کے ساتھ رابطے' پاکستان کے خلاف جاسوسی' قادیان میں آمدورفت اور اسمگلنگ وغیرہ کا فائدہ ہوگا چنانچہ متعلقہ محکمے میں موجود قادیانی افسروں کا تبادلہ بہاولپور اور رحیم یار خان میں کردیا گیا اور اس طرح وہاں بہت سی زمینیں قادیانیوں نے ہتھیالیں۔ آج قادیانیوں کا اس علاقے میں زمینیں حاصل کرنے کی وجہ سے بھارت سے رابطہ بھی ہے۔ آمدورفت کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ پاکستان کے خلاف جاسوسی بھی ہوتی رہتی ہے۔ یہاں کے اہم اور خفیہ راز بھی وہاں پہنچائے جارہے ہیں جبکہ اسمگلنگ منافع میں ہے جس سے ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں۔

اس سلسلہ کی تیسری مثال یہ ہے کہ کراچی سے اندرون سندھ اور اندرون ملک مال برداری کا کام این ایل سی کے بڑے بڑے ٹینکروں کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ یہ محکمہ انتہائی منافع بخش ہے۔ اس کے مختلف مقامات پر ڈپو بنے ہوئے ہیں۔ ہم نے غالباً پچھلے سال کنری ضلع تھرپارکر کے حوالے سے یہ لکھا تھا کہ این ایل سی کے ٹرک اور ٹینکرز جو کنری ضلع تھرپارکر جاتے ہیں ان میں اسلحہ جارہا ہے۔ جس ڈپو سے یہ اسلحہ جاتا تھا اس کا انچارج قادیانی بتایا جاتا تھا۔ چونکہ این ایل سی کے ٹرکوں اور ٹینکروں کی چیکنگ نہیں ہوتی اس لئے ان کے ذریعے قانونی غیر قانونی ہر طرح کا سامان بھیجا جاسکتا ہے۔ اور وہ بھیجا گیا۔ اب معلوم نہیں کہ وہ قادیانی افسر اس ڈپو کا انچارج ہے یا وہاں سے تبدیل ہوگیا۔ بہرحال اس کی موجودگی میں اسلحہ گیا۔ اور وہ اسلحہ کنری کے اردگرد جو قادیانی اسٹیٹس ہیں وہاں انتہائی رازداری کے ساتھ پہنچایا گیا۔ جہاں سے اندرون سندھ ڈاکوؤں کے ہاتھوں فروخت کیا گیا اور تخریب کاری کے لئے قادیانیوں میں تقسیم ہوا۔

ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ہر محکمے میں مبینہ طور پر منافع بخش عہدہ کسی نہ کسی قادیانی کے پاس ہے تو یہ بات باسانی سمجھی جاسکتی ہے کہ بیرون ملک لوگوں کو بھیجنے کا دھندہ ٹریول ایجنسی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی ٹریول ایجنسی نے ایک سو افراد بھی بیرونی ملک میں بھیج دیئے تو اس ایجنسی کو اس دھندہ سے کم سے کم تیس سے چالیس لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ جہاں اور جس قادیانی ایجنسی کو اتنی کثیر آمدنی ہو تو اس ایجنسی کے نزدیک قانون کی کیا اہمیت ہوسکتی ہے۔ قانون کی دھجیاں بکھرتی ہوں تو بکھر جائیں ملک بدنام ہوتا ہو تو ہوجائے اسے صرف دولت اور پیسے سے غرض ہے۔ یہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر ہم عرصہ سے یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ قادیانیوں کو کلیدی خصوصاً منافع بخش عہدوں سے فوراً" برطرف کیا جائے لیکن یہی بات حکومت کی سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم مذکورہ بالا خبر کی روشنی میں حکومت سے ایک بار پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ.....

- سرکاری افسروں کے کوائف جمع کئے جائیں وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یہ بات ان کے گھریلو پتے سے معلوم ہوسکتی ہے۔
- اگر کلیدی عہدے پر فائز افسر کے بارے میں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ قادیانی ہے تو ایسے میں اس کی کارگذاری دیکھی جائے' یہ بھی دیکھا جائے کہ اس نے کتنے افراد کو بھرتی کیا ہے اور وہ کون لوگ ہیں۔
- عملہ میں قادیانیوں کی بھرتی سے بھی اس کا قادیانی ہونا ظاہر ہوجائے گا جب یہ ثابت ہوجائے تو اس کی بے اعتدالیوں کا نوٹس لیتے ہوئے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔
- جرمنی' امریکہ اور کینیڈا میں جو لوگ گئے ہوئے ہیں متعلقہ ٹریول ایجنسیوں اور پی آئی اے سے ان کے بارے میں تحقیقات کی جائے کہ وہ کون لوگ ہیں۔
- پھر وہاں کی حکومتوں سے رابطہ کرکے ان کو واپس لانے کا بندوبست کیا جائے اور ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔
- جن ٹریول ایجنسیوں کے ذریعے وہ وہاں گئے ہیں ان کے لائسنس منسوخ کئے جائیں۔
- اسی طرح علاقہ چولستان کی زمینوں کے بارے میں (جن کا ہم نے ضمنی طور پر ذکر کیا ہے) جو دھاندلیاں ہوئی ہیں ان کے بارے میں تحقیقات کی جائیں اور قادیانیوں کو دی گئی زمینیں واپس لی جائیں۔
- این ایل سی کے جتنے بھی ڈپو ہیں ان کی خفیہ طریقے سے نگرانی کی جائے۔

اگر حکومت کو اس بارے میں دشواریوں اور مشکلات کا سامنا ہو تو اس کا بہترین حل یہ بھی ہوسکتا ہے بلکہ ہے کہ تحقیقات کرنے کے بعد تمام کلیدی عہدوں سے خواہ ان کا تعلق سول سے ہو یا فوج سے قادیانی افسروں کو برطرف کردیا جائے۔ قادیانیوں کی غیر قانونی اور ملک دشمن سرگرمیوں' تخریب کاریوں نیز دھاندلیوں کا ازالہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔

آدابِ رمضان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیاطین پابند سلال کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں۔ اس میں اللہ کی (جانب) سے ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔

(احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کردیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے۔ آگے آ۔ اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے اور رمضان کی ہر رات یہی ہوتا ہے۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا۔ اس میں فرمایا۔ اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے۔ جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے اس میں فرض ادا کیا ہے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا۔ تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔ مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو وہ چیز میسر نہیں جس سے کہ روزہ افطار کرائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ' یا ایک کھجور' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرادیا اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے ایسا پلائیں گے کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے۔ (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔

(بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں سے نکل کر جنت کی حوروں پر سے گزرتی ہے۔ تو وہ کہتی ہیں۔ اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (ایضاً")

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو' جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟"

(طبرانی' اوسط' ترغیب)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے اور طلب و ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگی۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسل نے فرمایا۔ نیک عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ مگر روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں میں نہیں عطا کیا جاتا) کیونکہ یہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد و حساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے پینے کو محض میری رضا کی خاطر چھوڑتا ہے روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ (یعنی قیامت کے دن کریں گے) روزہ کہتا

ہے۔ اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا۔ لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔

(ترمذی' مشکوٰۃ)

سحری کھانا

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا اور ہمیں صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے۔)

(مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا

حدیث

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین غالب رہے گا۔ جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔

(ترمذی' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

حدیث

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے تازہ کھجوروں پر' اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں پر' اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

(ابوداؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

افطار کی دعا

حدیث

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذهب الظماء و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء الله تعالى

"پیاس جاتی رہی۔ انتڑیاں تر ہو گئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہو گیا۔"

حدیث

حضرت معاذ بن زہرہؒ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لك صمت و على رزقك افطرت

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔"

(ابوداؤد' مرسلا'' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔

(طبرانی' اوسط' بیہقی' اصبہانی' ترغیب)

حدیث

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(بزار' ترغیب)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی' یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی' اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔

(احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے۔ تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے کہ ان کی دعا رد نہ فرمائے۔ روزے دار' یہاں تک افطار کرے' مظلوم' یہاں تک کہ بدلہ لے لے' اور مسافر' یہاں تک کہ سفر سے لوٹ آئے۔

(بزار' ترغیب)

حدیث

عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرما دیجئے۔"

(بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔

(صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان مبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا۔ اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا۔ سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔

(ابن ماجہ' اسنادہ حسن' ان شاءاللہ' ترغیب)

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(صحیح بخاری' مشکوۃ)

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔ اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں۔ الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

(بیہقی' شعب الایمان' مشکوۃ)

لیلۃ القدر کی دعا

حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں۔ فرمایا یہ دعا پڑھا کر۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

"اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں۔ معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے۔ وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا۔ (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا۔ مگر رمضان مبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)

(احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

رمضان کے چار عمل

حدیث

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے۔ یہ ہیں۔ لاالٰہ الااللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں۔ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو۔ اور جہنم سے پناہ مانگو۔

(ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا۔ ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

(بخاری و مسلم' مشکوۃ' نسائی' ترغیب)

اعتکاف

حدیث

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رمضان میں آخری دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔

(بیہقی' ترغیب)

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے۔ کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔

(طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا

حدیث

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

(بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت

حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے۔ پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

(صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں کرنا (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

(بخاری' مشکوۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی رات کے تہجد میں قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔

(دارمی' مشکوۃ)

حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے۔ اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے۔ نہ شور مچائے۔ پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب

نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)

(بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔

(نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا جھوٹ اور غیبت سے۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ' ترغیب)

حدیث

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کو پہچانا اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اسکے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

(صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ

حدیث

حضرت عبید' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام ہیں' کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا۔ غالباً دوپہر کا وقت تھا۔ کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا۔ اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے۔ اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا۔ اس کی قے میں بھی خون' پیپ اور گوشت نکلا جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)

(احمد' ابن ابی الدنیا' ورواہ ابوداؤد الطیالسی و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والبیہقی عن انس' ترغیب)

روزے کے درجات

حدیث

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔ عام' خاص' خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

اول۔ آنکھ کی حفاظت۔ کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

(رواہ الحاکم و صحح اسنادہ من حدیث حذیفۃ)

دوم۔ زبان کی حفاظت۔ کہ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے۔ اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ یہ زبان کا روزہ ہے۔

سفیان ثوری کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے۔ نہ جہالت کا کوئی کام کرے۔ اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔

(صحاح)

سوم۔ کان کی حفاظت۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے۔ کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے۔ اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم۔ بقیہ اعضاء کی حفاظت۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز پر کھولا۔

پنجم۔ افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں۔ جس کو آدمی بھرے۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکرب)

اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم۔ افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نامعلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول رہا یا مردود؟

پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مردود ہوا۔ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔ اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو اور ماسوائے اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو۔ وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے۔ یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء و صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔

(احیاء العلوم (ص ۲۴۸' ۲۴۹ ج ۲) ملخصاً")

روزے میں کوتاہیاں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے "اصلاح انقلاب" میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں؟ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی "جامع المجددین" ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں۔

"بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے۔ ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے۔ ایسے ہی ایک شخص کو' جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا۔ کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو۔ چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا۔ پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیؤ' ورنہ فلاں مہلک مرض ہوجائے گا۔ تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا۔ یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑاویں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟" انا للہ"

"بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں مثلاً" روزہ قوت بہیمہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے۔ اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں۔

اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں۔ مثلاً" روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں کھانا نہ ہو۔ یا بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' زمرہ کفار میں داخل ہیں اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے۔ اور دوسرے کا "ایمان شکن" بھی اور "دل شکن" بھی۔

اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے۔ مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً" معتبر ہے یا نہیں؟ ادنی بہانہ سے

افطار کر دیتے ہیں مثلاً" خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو۔ روزہ افطار کر دیا۔ کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شرعاً" معذور نہیں۔ اس لئے گنہگار ہوں گے۔"

"بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے۔ اور شرعاً" بقیہ دن میں امساک 'یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے۔ مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً" سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا۔ یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہو گئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل و احکام کی تعلیم و تعلم ہے۔"

"بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ کے لئے بھی۔ اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے۔ (اگر بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتاً" پابند ہونا دشوار ہوتا ہے۔ تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو ایکبارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔"

"بعض لوگ نفس روزہ میں افراط تفریط نہیں کرتے۔ لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرمگاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں۔ جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون ان سب کو نظر انداز کر کے اپنے صوم کو "جسد بے روح" بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے۔ سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے۔ اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے۔ اگر بدنگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں کرتے بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً" بڑھ جاتے ہیں کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہو گا۔ یا چوسر 'گنجفہ' 'تاش' 'ہارمونیم' گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتدبہ حاصل کیا۔ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا جو فی نفسہ مباح ہے۔ جب روزہ میں وہ حرام ہو گیا تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی۔ جو فی نفسہ بھی حرام ہیں وہ روزہ میں کس قدر حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے۔ خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہو گا لہٰذا رکھنے سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا۔ لیکن ادنیٰ درجہ کا۔ جیسے اندھا 'لنگڑا' کانا 'گنجا' اپاہج آدمی۔ آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے۔ کیونکہ ذات کا سلب 'صفات کے سلب سے سخت تر ہے"

پھر حضرتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی بھی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔
ا۔ خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔ ب۔ کسی اچھے شغل مثلاً" تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا۔ ج۔ اور نفس کو سمجھانا۔ یعنی وقتاً" فوقتاً" یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے۔ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے۔ سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کر کے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں۔ سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔
(بشکریہ "جنات" اگست ۱۹۸۰ء رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ)

نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک بقاپوری

محمد سے افضل نہ کوئی نبی ہے
یہی بات ہم نے ہمیشہ کہی ہے
پیام آخری آپ کا ہے خدا کا
نبی کی مزید اب نہ حاجت رہی ہے
پریشاں ہیں اب جو جہاں میں مسلماں
فقط ان کے اندر عمل کی کمی ہے
جھلک غیر میں ڈھونڈتے ہیں نبی کی
دماغوں میں جن کے ابھی تک کجی ہے
جھکا جو خدا کے علاوہ کہیں سر
سمجھ لو ابھی سوچ میں سرکشی ہے
نبوت محمد کی اکمل مطہر
کسی بھی شراکت سے بالا رہی ہے
فصیل نبوت میں ہیں جو نقب زن
انہیں چھوٹ دیتا کہاں منصفی ہے
جیالوں کے ختم نبوت کے قرباں
رہ حق میں ہر دکھ مصیبت سہی ہے
مبارک چلیں ہم بھی زمزم تم کو
بہت تشنگی ہے بہت تشنگی ہے

بین الاقوامی زبان

عربی

مولانا ولی خان المظفر

کائنات میں لاتعداد بولیاں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کے لئے الگ بولی اپنی حکیمانہ قدرت سے وضع کی ہے۔ پھر مخلوقات میں کئی انواع واجناس ہیں۔ ان انواع واجناس میں ایک ایک نوع کی بولیاں اور زبانیں مروج ہیں جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اظہار مافی الضمیر کرتے ہیں لیکن بعض زبانیں علاقائی، بعض صوبائی، بعض قومی، بعض مذہبی اور بعض ہمہ گیر ہوتی ہیں۔ اسی آخری قسم میں عربی زبان بھی ہے۔ اس سے تو مسلموں اور غیر مسلموں، عربوں اور غیر عربوں کا تعلق اور ربط یکساں ہے۔ کیونکہ یہ ایسی زبان ہے جو دنیا کے کونے کونے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ البتہ مسلمانوں کا تعلق عربی زبان سے دین کے رشتہ سے ہے۔ محض ایک زبان کے اعتبار سے نہیں۔ عربی زبان فصاحت وبلاغت، اعجاز وایجاز میں اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن اس سے ہماری محبت فقط اس کی فصاحت وبلاغت یا دیگر خوبیوں کی وجہ سے نہیں۔ ہمارا تعلق تو اس اعتبار سے ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے آخری کلام قرآن کریم کی زبان ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں اور جنتیوں کی زبان ہے، یعنی عربی زبان صرف دنیا کی نہیں بلکہ اس سے آگے دائمی حیات اور رب العزت کے ساتھ راز ونیاز کی زبان ہے۔ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عربی زبان ہماری دینی ومذہبی زبان ہے تو اس سے ہمارا مدعا یہ نہیں ہوتا کہ دوسری تمام زبانیں غیر اسلامی اور غیر مذہبی ہیں۔ نہیں۔ بلکہ عربی کو ہم مذہبی زبان یا اسلامی زبان اس اعتبار سے کہتے ہیں کہ یہ اسلام کی ترجمان ہے۔ اسلام کو سمجھنے کا آلہ ہے وحی الٰہی کی سمجھ کا ذریعہ ہے۔ کلام اللہ واحادیث شریفہ، فقہ، اسماء الرجال، تاریخ اسلام اور علم العقائد کے علوم وفنون دقائق ورموز کا خزینہ ہے اور اسلام سے متعلق دوسرے تمام علوم کی امین ہے۔ اسلامی تہذیب وثقافت کا گنجینہ ہے۔ لہٰذا اس زبان کے مقدس اور بابرکت ہونے میں شک وتردد کا کوئی مقام نہیں۔ عربی زبان کو اگر مسلمانوں نے مسلم ممالک نے اور مسلم سرکردہ شخصیات والاوروں نے اہمیت نہ دی تو ڈر ہے کہ یہ قوم اسلام کے ورثہ اسلام کی روح اور اسلامی علوم وفنون کے ذخائر سے یکسر محروم نہ ہو جائے۔

قرآن مجید عربی زبان میں صرف نازل نہیں ہوا بلکہ عربی کی طرف دعوت بھی دے رہا ہے اور اس کی فصاحت وبلاغت کا علم بردار بھی ہے۔ اللہ جل شانہ اس حقیقت باہرہ کو بڑے اہتمام کے ساتھ کئی مختلف آیات میں مختلف طریقوں سے دہرایا ہے اور بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ عربی ایک فصیح وبلیغ واضح اور روشن زبان ہے۔ اس میں کجی یا اونچ نیچ نہیں۔ اس کا انداز بیان غیر مبہم اور صاف ہے اور اس سے معانی کی طرف رسد ووصول بہت ہی سہل ہے۔ عربی زبان کی فصاحت وبلاغت اور اس کی وسعت وسہولت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زبان کا انتخاب ہی اس لئے اپنے کلام کے لئے فرمایا تھا کہ دنیا کی کل زبانوں کے مقابلے میں ہر حیثیت سے بہت افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عربی زبان کو انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے بلکہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے پیدا فرمایا تھا۔ دوسری زبانیں تو طوفان نوح علیہ السلام کے بعد رائج ہوئی تھیں مگر اللہ تعالیٰ کے کلام ازلی قرآن مجید کا عربی میں ہونا اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ زبان ازلی ہے۔ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام عربی جانتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام وحی عربی میں لایا کرتے تھے اور انبیاء کرام پھر اس کی ترجمانی اس قوم کی زبان میں کیا کرتے تھے۔ اس قسم کی ایک روایت مستدرک وبیہقی میں مذکور ہے۔

امام شافعی جو بے مثال عالم وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ زبردست ادیب بھی تھے فرماتے ہیں کہ عربی زبان وسیع ترین زبان ہے اور اس کے تمام لغات کا احاطہ نبی کے سوا کسی عام انسان کے بس کا کام نہیں۔ ابن درید جمہرہ میں اور خلیل کتاب العین میں اپنی معلومات کی بناء پر کہتے ہیں کہ عربی زبان کے کل لغات پانچ کروڑ چھ لاکھ انسٹھ ہزار چار سو ہیں۔ پھر ان میں دو حرفی کلمات کی تعداد سات سو پچاس اور تین حرفی کی تعداد انیس ہزار چھ سو پچاس ہے۔ چار حرفی تین لاکھ تین ہزار چار سو اور پانچ حرفی چھ کروڑ تین لاکھ پچھتر ہزار ہیں۔ (المعجم)

عربی زبان کی فضیلت کے بارے میں قرآنی آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ (سورہ یوسف ۱۲:۲)

۲۔ بے شک ہم نے قرآن کو عربی میں بنایا تاکہ تم سمجھ لو۔ (زخرف ۴۳:۳)

۳۔ اور اس طرح ہم نے تمہاری طرف وحی کی قرآن عربی میں۔ (شوریٰ ۴۲:۷)

۴۔ اور اس طرح ہم نے اس سے نازل کیا حکم عربی زبان میں (رعد ۱۳:۳۸)

۵۔ اور یہ (قرآن کی) زبان ہے روشن عربی۔ (نحل ۱۶:۱۰۳)

۶۔ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جدا جدا کی گئی ہیں عربی زبان میں سمجھ والوں کے لئے (حم سجدہ ۴۱:۳)

۷۔ اور یہ کتاب تصدیق کرنے والی ہے (اپنی سے پہلی کتابوں کی) عربی میں ہے تاکہ ظالموں کو ڈرانے اور خوشخبری ہے نیکی کرنے والوں کے لئے (احقاف ۴۶:۱۲)

۸۔ قرآن عربی زبان میں ہے ہر کجی کے بغیر ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ (۳۹:۲۸)

قرآن کریم جو خالق کا کلام ہے اس کے ان ارشادات کو پڑھ کر ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ عربی زبان جانے بغیر قرآن فہمی وتفہیمی اور اسلام وقرآن کی ترجمانی کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ ایسے شخص کو یا تو آپ خوش فہمی میں مبتلا یا (بے ادبی معاف) احمق ہی کہیں گے۔ کیونکہ جو شخص عربی کے قواعد محاورات، ضرب الامثال اور لغت سے ناواقف ونا آشنا ہے وہ نہ کلام الٰہی کو سمجھ سکتا ہے اور نہ اپنی زندگی کے لئے ہدایت ربانی حاصل کر سکتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ دوسروں کا پیر ومرشد یا امام بنے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ پہلے خود صحبتِ با اہل دل سے مستفید ہوں پھر ان اللہ والوں کی ہدایت کے مطابق کسی بھی انداز میں بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کریں۔ اس میں اسلامی روح کارفرما ہوگی۔ خود بھی ہدایت پائے گا۔ دوسروں کی بھی ہدایت کا سبب بنے گا۔ اللہ والوں کی صحبت ایک ایسی چیز ہے جس سے کوئی عالم اور دیندار آدمی بھی مستغنی نہیں ہو سکتا ورنہ سیدھی راہ سے بھٹک جائے گا۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

جن لوگوں کا لادین معاشرہ سے تعلق ہو۔ یورپی سوسائٹی وافکار سے متاثر ہوں اور اہل اللہ کی صحبت سے لاتعلق ہوں۔ ایسے لوگوں کو قرآن وحدیث اور فقہ کی بحث وتمحیص میں نہیں الجھنا چاہئے۔ بلکہ پہلے اللہ والوں کی

صحبت سے مستفید ہونا لازمی ہے اور اہل اللہ تو چونکہ عربی زبان کے رموز سے واقفیت رکھتے ہیں اس لئے وہ اس شخص کی استعداد کے اعتبار سے دینی خدمت لیں گے۔

اگر کوئی دیدہ دلیر عربی زبان میں مہارت رکھے بغیر کلام پاک کی تشریح و تفسیر کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ اور ایسی زیادتی جس کی کوئی مثال نہیں۔ ایسے لوگوں کو اہل اللہ اور علماء حق سے پہلے عربی زبان سے مہارت حاصل کرنا لازمی ہے۔ علماء حق سے اس لئے کہ معاملہ قرآن فہمی کا ہے عربی انشاء پردازی کا نہیں۔

دنیا کی کوئی عدالت ایسے شخص کو وکالت کے فرائض انجام دینے کی اجازت نہیں دیتی جو قانون دانی میں ماہر نہ ہو۔ جس نے قانون پڑھا نہ ہو۔ اور کسی ماہر قانون سے اس کی تصدیق و سند حاصل نہ کی ہو۔ لہٰذا لازم ہے کہ ہم کلام اللہ کی زبان سیکھیں تاکہ اس کے معارف کو پہچانیں اور اس کی حکمتوں دقائق و حقائق کو جانیں اور پھر اس کے بیان کے لئے کمربستہ ہو جائیں او ر اگر اس کے بغیر ہم نے تفسیر بالرائے یا اردو انگریزی کتب سے استفادہ کر کے بیان کرنا شروع کی تو بجز امت میں اختلاف و افتراق کے سوا ہم کچھ اور کارنامہ بھی انجام نہیں دے پائیں گے۔

عربی دنیا کی وہ منفرد زبان ہے جو اپنے قواعد کے اعتبار سے بھی اور لفظ اور ہجے کے اعتبار سے بھی ایک کامل مکمل زبان ہے۔ اس کا کوئی لفظ بھی نہ خلاف قاعدہ لکھا جاسکتا ہے اور نہ پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی لفظ مقررہ قواعد کے خلاف ہے تو اس کے استثناء کے بھی ضابطے موجود ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تقریر و تحریر میں غلطی کا امکان نہیں رہتا اور معانی کے تعین میں کوئی ٹھوکر نہیں لگتی۔

عربی کے کمال کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا کہ محض زبان کی درستی اصلاح اور حفاظت کے لئے ایک درجن سے زیادہ علوم موجود ہیں۔ مثلاً علم الصرف' علم النحو' البیان' المعانی' الفصاحۃ' البلاغۃ' الانشاء' التجوید والقراۃ وغیرہ۔ ان میں ہر علم ایک بحر بیکراں ہے۔ ہر موضوع پر سینکڑوں کتابیں موجود ہیں اور ہر علم کے ماہرین جدا جدا ہیں

عربی زبان کی وسعتوں کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس زبان کا ایک ایک لفظ بے شمار معانی کا حامل ہے۔ اور ایک ایک چیز کے لئے اس زبان میں کئی کئی الفاظ مستعمل ہیں اور ہر مفہوم کے تعین کے لئے قرآن و شرائط موجود ہیں۔

عربی ایک بین الاقوامی زبان ہے جو دجلہ سے بحر اوقیانوس کے سواحل تک بولی جاتی ہے۔ اس نے دنیا کی ہر زبان کو متاثر کیا ہے۔ اس کے الفاظ آپ کو دنیا کی ہر زبان میں ملیں گے۔ اس نے ہر قوم کی ادبیات پر اپنا گہرا اثر ڈالا ہے۔ ایشیا کی زبانیں تو براہ راست عربی کی بدولت پروان چڑھیں اور یہ سب زبانیں اپنی ترقی کے لئے عربی زبان کی مرہون منت ہے۔ یہ کسی ایک آدھ ملک کی زبان نہیں کہ اس سے کوئی یوں ہی نظر انداز کرسکے۔ یہ دنیا کے چھوٹے بڑے کم و بیش بیس ملکوں کی قومی و سرکاری زبان ہے جن میں سعودی عرب' مصر' شام' عراق' اردن' لبنان' یمن' بحرین' لیبیا' مراکش' کویت' سوڈان' تیونس' عمان' فلسطین اور الجزائر سرفہرست ہیں۔ جبکہ تمام اسلامی دنیا کی مذہبی زبان بھی عربی ہے۔ ان ملکوں میں یہودی عیسائی' قبطی اور دوسری غیر مسلم قومیں بھی ہیں جن کی مادری زبان عربی ہے اور انہیں اس پر فخر بھی ہے۔

اس دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے جو آواز ہر مسلمان بچے کے کان میں پہنچتی ہے وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دلنواز ہے اور اس دنیا سے رخصت ہونے پر ہر مسلمان جو آخری آواز سنتا ہے وہ تلقین شہادتین ہے اس کے باوجود بھی اگر مسلمان عربی زبان سے ناآشنا رہیں تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ کیونکہ پنجگانہ نمازوں میں بھی عربی مستعمل ہے' نہ کہ کوئی اور زبان۔

عربی زبان کی جامعیت اور اختصار کا یہ عالم ہے کہ بڑے سے بڑے مفہوم کو چند لفظوں میں نہیں بلکہ چند حروف میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس حقیقت کی وضاحت کے لئے ہم صرف ایک مثال دیتے ہیں اس سے آپ خود اس کی جامعیت و ایجاز کا اندازہ لگاسکتے ہیں۔ آپ اردو میں کہیں گے اس (ایک مرد) نے مجھے مارا۔ اس کو آپ عربی میں کہیں گے "ضربنی" فرق واضح ہے۔

عربی زبان صرف عرب اور مسلمان ممالک میں نہیں بلکہ دنیا کے کم و بیش ہر ملک میں بولی جاتی ہے اور اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہے اور دنیا کے غالباً تمام ممالک سے عربی میں ریڈیو پر نشریات ہوتی ہیں۔

غیر مسلموں نے عربی زبان میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ خود ہمیں اپنے آپ پر شرم آتی ہے۔ انگلستان' امریکہ' جرمنی' فرانس' ہالینڈ' ہندوستان اور کئی دوسرے مغربی ممالک میں بطور خاص عربی زبان کی تدریس و تعلیم کا اہتمام موجود ہے۔ ان ممالک میں متعدد ادارے عربی زبان میں تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے لئے قائم ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ آج کے دور میں مسلم ممالک کے طلباء اور علمی تحقیق کے شغف رکھنے والے فضلاء مجبور ہیں کہ وہ یورپ کی لائبریریوں کی طرف رجوع کریں۔ اور مغرب کے غیر مسلم اساتذہ کے تبحر علمی سے استفادہ کریں۔ افسوس کی بات ہے کہ خالص اسلامی معلومات اور موضوعات پر کام کرنے کے لئے اس طرف رخ کرنا پڑتا ہے۔ کیا مسلمان اب بھی موعظت و عبرت حاصل نہ کریں گے۔ کیا مسلمانوں میں اتنی غیرت بھی نہیں؟ کیا مسلمان اتنے وسائل پیدا نہیں کرسکتے؟ مگر غالباً اصل بات وسائل کی نہیں۔ بات ہے علمی شغف شوق و ذوق کی اور اپنے دین سے والہانہ محبت کی۔ اس پر مسلمانوں کو سوچنا چاہئے۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ مسلمان خود اپنی اس بے مثال دینی زبان کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

ہم نے اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے دین کا اجارہ دینی مدارس کو دیا ہوا ہے۔ ان کے وجود سے گویا ہمارا کفارہ ادا ہو جائے گا حالانکہ یہ مدارس بھی مالی زبوں حالی و وسائل کی کمی' حکومت کی بے جا پابندیوں اور قوم کی بے توجہی کی وجہ سے جن مسائل و مصائب کا شکار ہیں وہ خود ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ ہمارے ہاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ مدارس عربیہ کی تعداد چند سال پیشتر تقریباً چھوٹے بڑے ملا کر ۱۹۰۰ تھی جس میں کل طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ ۱۹۰۰۰ سمجھ لیں۔ جبکہ ہائی اسکولز میں صرف فیل ہونے والے طلبہ اتنے ہوتے ہیں۔ جبکہ اسکولوں میں ابتدائی پانچ درجات میں تو عربی نام کی کوئی چیز نہیں اور مڈل و میٹرک کے نصاب میں ہے لیکن وہ اختیاری۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے کہ ہم نے اپنے آخری کلام کو عربی زبان میں نازل کیا ہے اور اس کی وجہ واضح اور واشگاف الفاظ میں یہ بتلائی ہے کہ بندوں کو سمجھ میں آنے اور غور و فکر میں آسانی ہو۔ مگر یہ بات قرآن سے تذکیر و نصیحت حاصل کرنے کے لئے قرآن کی تشریح و تفسیر کے لئے نہیں۔ لیکن افسوس بعض ناسمجھوں نے قرآن سے نصیحت حاصل کرنے کے لئے جس معمولی درجہ کی عربی سیکھنے کی ضرورت ہے اس کے متعلق بھی یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ بہت مشکل زبان ہے اور اس کو اتنے شد و مد سے بیان کیا کہ بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی غلط فہمی ہو گئی کہ واقعی عربی زبان بہت دشوار ہے۔ اس بے بنیاد پروپیگنڈہ نے مسلمانوں کو اتنا متاثر کیا کہ وہ سمجھ گئے کہ عربی زبان سیکھنا آسان نہیں۔ حالانکہ عربی بے حد آسان ہے' حد درجہ قریب الفہم ہے۔ اور خصوصاً اردو زبان جاننے والوں کے لئے تو وہ انتہائی سہل الحصول زبان ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم دینی بے خبری کے سبب آسان کا نام مشکل دشوار رکھ لیں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کردیا ہے۔ پس ہے کوئی سمجھنے والا (قمر ۵۴) اس اعلان خداوندی کے باوجود اگر کوئی شخص قرآن اور اس کی زبان کو مشکل کہے تو یہ ایک بے بنیاد الزام کے سوا کچھ نہیں۔

اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے نہ علمی مباحث میں الجھنے کی ضرورت ہے اور نہ دور از کار شواہد پیش کرنے کی حاجت ہے۔ بس قرآن مجید کی پہلی سورہ الفاتحہ پر ہی نظر ڈال لیجئے۔ اس سورہ کی آیات سات ہیں جو پچیس لفظوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ۱۷ لفظ تو ہوں کے توں۔ ہم روز مرہ اپنی بول چال میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً الحمد للہ رب العالمین میں حمد' اللہ' رب اور عالم اور دوسری آیت کے دونوں لفظ رحمٰن اور رحیم اور اس طرح تیسری آیت کے تینوں لفظ ملک یوم اور دین آخری آیت میں ہدایت' صراط' مستقیم ایسے لفظ ہیں جو ہمارے روز مرہ کا خاصہ ہیں۔ یہ تو میں نے صرف ایک سورۃ کا تجزیہ کیا۔ آپ پورے کلام مجید کا

باقی صفحہ [illegible] پر

(جرم عظیم وگناہ کبیرہ)

رشوت

ڈاکٹر محمد انوار اللہ

رشوت کی لعنت ہمارے معاشرے میں سرطان کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ معمولی چپراسی سے لیکر بڑے بڑے افسران تک اس قبیح جرم اور گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ رشوت لینے کی عادت ہمارے معاشرے میں تقریباً ہر سطح پر متعدی مرض کی طرح بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے اور شاید ہی کوئی شخص اس وبا کی لپیٹ میں نہ آیا ہو۔ حکام اور ارباب حل وعقد خواہ ان کا تعلق عدلیہ سے ہو یا انتظامیہ سے وہ بھی رشوت کے اس بحر بیکراں کے آگے بند باندھنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔

رشوت کے معنی وتعریف

رشوت عربی لفظ ہے اور رشاء سے ماخوذ ہے۔ رشاء اس رسی کو کہا جاتا ہے جس سے پانی نکالا جائے۔ رشوت دینے والا رشوت کے ذریعہ اپنا کام نکالتا ہے۔ شرعی معنوں میں رشوت وہ چیز ہے جو اپنے حق میں فیصلہ لینے کے لئے یا کسی کام کو اپنی مرضی کے موافق کرنے کے لئے کسی حاکم کو پیش کی جائے۔ ایسا معاوضہ لینا شرعاً" درست نہیں۔ مثلاً" جو کام کسی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کا پورا کرنا اس کے ذمہ ہو اور وہ اس کا معاوضہ طلب کرے تو یہ رشوت ہے (معارف القرآن)۔

تفسیر بحر محیط کے الفاظ میں رشوت کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کا کرنا کسی شخص کے ذمہ واجب ہو اس کے چھوڑنے پر معاوضہ لینا یا جس کام کا چھوڑنا اس ذمہ لازم ہے اس کے کرنے پر معاوضہ لینا رشوت ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں رشوت لینے والے اس سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں جس کام کا کرنا ان کے ذمہ لازم ہے اور اس کی تنخواہ اور معاوضہ پاتے ہیں اس کے کرنے پر مزید معاوضہ یعنی رشوت لیتے ہیں جو اصل معاوضہ سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ابن عطیہ نے فرمایا کہ جس کام کا پورا کرنا کسی شخص کے ذمہ واجب ہو وہ اس کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے' اس کے پورا کرنے پر کسی سے معاوضہ لینا اور بغیر لئے کام نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنا ہے۔ اسی طرح جس کام کا نہ کرنا کسی کے ذمہ واجب ہے کسی سے معاوضہ لے کر اس کا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنا ہے۔

اسلام نے حکام اور ان کے معاونین کے لئے رشوت ستانی کو حرام ٹھہرایا ہے۔ نہ رشوت دینا جائز ہے اور نہ اس کا قبول کرنا۔ اسی طرح دونوں کے درمیان واسطہ بننا بھی ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔ آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو (رشوت) حاکموں کے آگے اس غرض سے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً" حق تلفی کرکے کھانے کا موقع مل جائے۔

سورہ نحل کی آیت ۹۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑی سی قیمت یعنی دنیا کے بدلے میں نہ توڑو۔

اگر کوئی سرکاری محکمے کا ملازم کسی شخص کے کام کرنے پر اس شخص سے معاوضہ مانگے اور معاوضہ نہ ملنے پر اسے ٹالتا رہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑنا ہے اور رشوت ہے۔ اسی طرح جس کام کے کرنے کا محکمہ کی طرف سے اس کو اختیار نہیں ہے اس کو رشوت لیکر کردینا یہ بھی اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی ہے۔

عدل وانصاف اسلام کی روح ہے اور اس سے قیام امن اور بقائے عالم وابستہ ہے۔ قرآن پاک کی پہلی جو آیت اوپر بیان کی گئی ہے اس میں تحریم رشوت کے ساتھ ساتھ حکام کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کیونکہ معاشرے میں سب سے زیادہ یہی اس کام میں ملوث ہوتے ہیں حالانکہ ہر سرکاری عہدیدار درحقیقت عوام اور رعایا کے حقوق کا محافظ اور اپنے شعبہ کا امین ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے.....

ترجمہ:۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ ہاں البتہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔ (نساء آیت ۲۹)

قرآن حکیم کی ان آیات میں ناجائز کمائی کی ممانعت کے لئے ایسا وسیع عنوان اختیار کیا گیا ہے جس میں کمائی کے سارے ہی ناجائز طریقے خواہ پرانے ہوں یا نئے' ممنوع اور حرام ہوگئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی کافر یا مشرک یا ان لوگوں کے لئے بھی بددعا نہیں فرمائی جنہوں نے آپ کو طرح طرح سے اذیتیں دیں اور گھر سے بے گھر کیا آپؐ کی زبان مبارک سے بد دعاء کا ایک کلمہ تک کبھی ان لوگوں کے لئے بھی نہیں نکلا جنہوں نے آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبایا اور آپ کی پیاری بیٹی حضرت زینبؓ کو شہید کیا۔ لیکن رحمتہ للعالمین کے منہ سے بد دعا نکلی تو کس کے لئے راشیوں کے لئے ایک بار نہیں بار بار مختلف انداز اور مختلف پیرائے میں بدل بدل کر۔ کبھی آپ نے فرمایا.....

ترجمہ:۔ اللہ کی لعنت ہو رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔ (بخاری ومسلم)

کبھی فرمایا.....

ترجمہ:۔ اللہ کی لعنت ہو حکومت کے معاملات میں رشوت دینے والے پر بھی اور رشوت لینے والے پر بھی۔ (مسند احمد وترمذی)

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں.....

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی مقدمات میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دونوں کے درمیان واسطہ بننے والے یعنی دلال پر (مستدرک' حاکم واحمد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص کسی حاکم کے سامنے کسی کی سفارش کرے اور پھر وہ اسے کوئی چیز بطور ہدیہ بھیجے اور وہ اسے قبول کرلے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوگیا۔ (ابوداؤد)

ایک اور حدیث میں ہے.....

ترجمہ:۔ جس کو ہم نے کسی کام پر مقرر کردیا اور اس کے معاش کا بھی انتظام کردیا اس کے بعد اگر وہ کچھ لے گا تو خیانت ہوگی۔ (ابوداؤد)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کردیا۔ آپ سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے تو انہوں نے جواب دیا آپؐ کے لئے ہدیہ تھا اور ہمارے لئے رشوت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا جب وہ واپس آیا تو اس نے کچھ مال اپنے لئے روک رکھا اور کہا۔ یہ آپؐ کے لئے ہے یعنی بیت المال کا حق ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر برہم ہوئے اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھے رہتے [illegible]

تمہارے پاس آتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو شخص بھی کوئی چیز بغیر حق کے لے گا وہ اللہ کے ہاں اس مال کو اپنے اوپر لادے ہوئے آئے گا تو دیکھو! تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ' گائے یا بکری کو اٹھائے ہوئے نہ آئے۔ اس حال میں کہ یہ جانور چیخ رہے ہوں پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھائی دینے لگی اور فرمایا...... اے اللہ آپ گواہ رہیں کہ میں نے آپ کا حکم پہنچا دیا۔ (متفق علیہ)

غرض اسلام رشوت کو حرام قرار دیتا ہے خواہ اس کی کوئی صورت اور کوئی نام ہو۔ جس معاشرے میں رشوت عام ہو جائے وہ معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ تمام معاشرتی برائیاں اس میں جنم لیتی ہیں۔ ظلم و ستم کا دور دورہ ہوتا ہے۔ قوم پر خوف و دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ اہل حق کو اپنا حق حاصل کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ شرفاء کی عزت نہیں رہتی ہے۔ غنڈہ گردی' چوری' ڈاکہ زنی' اغواء عام ہو جاتا ہے۔ امن و امان تباہ ہو جاتا ہے۔ خوف خدا باقی نہیں رہتا۔ کشت و خون کا بازار گرم ہوتا ہے اور غیروں کی حاکمیت ایسی قوم پر مسلط ہو جاتی ہے۔

رشوت خور کو راحت و سکون نصیب نہیں ہوتا۔ ہمیشہ دماغی و ذہنی پریشانی اور ڈر و خوف میں گرفتار رہتا ہے۔ دوسروں کی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ مال میں برکت نہیں ہوتی۔ بیوی و بچے نافرمان ہو جاتے ہیں۔ نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے حشر کے دن محروم رہے گا۔

رفع ظلم کے لئے رشوت

جس شخص کی حق تلفی ہو رہی ہو اور بجز رشوت کے کوئی صورت اس کے حصول کی نہ ہو یا اس پر ظلم کیا جا رہا ہو اور سوائے رشوت کے اس کا دفع کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت حال میں افضل یہ ہے کہ صبر سے کام لیا جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے رفع ظلم اور حصول حق کی بہتر صورت پیدا فرمائے لیکن اگر صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور بالآخر مجبور ہو کر رشوت دینی ہی پڑ جائے تو پھر اس صورت میں اصل گناہ رشوت لینے والے ہی کو ہو گا۔ بشرطیکہ اس نے دوسرے تمام ذرائع سے کام لیا ہو اور وہ بے سود رہے ہوں' نیز وہ رشوت' دے کر ظلم کو دور کرنا یا اپنا حق وصول کرنا چاہتا ہو نہ کہ دوسروں کی حق تلفی کرنا۔ ان دو شرطوں کے ساتھ گناہ سمجھ کر رشوت دی اور چونکہ یہ گناہ مجبوری کا گناہ ہو گا اس لئے امید ہے اللہ اس سے باز پرس نہ کرے گا۔

آجکل ہمارے معاشرے میں رشوت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اب لوگ رشوت کو رشوت نہیں سمجھتے بلکہ اس معاوضہ اور اجرت خیال کرتے ہیں۔ زندگی کی دوسری ضروریات کی طرح اب ہر کام پر رشوت لی جاتی ہے۔ اب نہ رشوت لینے والے شرماتے ہیں اور نہ رشوت دینے والے۔ اس کو کوئی گناہ خیال کرتے ہیں۔ اب رشوت سرکاری افسران کا فطری حق' افسر خریداری کا کمیشن اور چھوٹے ملازموں کا حق العلامت بن چکا ہے۔ حکومت نے رشوت کی اس لعنت کو روکنے کے لئے سخت قوانین اور محکمے بھی قائم کئے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود رشوت کی اس لعنت سے چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکا۔ اگر ہم رشوت کی اس لعنت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ رشوت جیسے گھناؤنے جرم سے پاک ہو جائے تو ہمیں لوگوں کی سوچ کا رخ بدلنا ہو گا۔ ہمیں لوگوں کو صرف بتانا ہی نہیں بلکہ ان کے دل و دماغ میں راسخ کرنا ہو گا کہ رشوت حلال و جائز نہیں۔ حرام و سخت گناہ ہے۔ رحمت و عزت کی چیز نہیں بلکہ لعنت و ذلت کی چیز ہے۔ یہ کوئی فن و کمال کی چیز نہیں بلکہ ایک عیب و قبیح جرم ہے۔ غرض ہمیں یہ سمجھانا ہو گا کہ رشوت رشوت ہی ہے اور اللہ اور رسول کی سخت نافرمانی غضب و لعنت کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رشوت کی اس لعنت سے نجات دلائے آمین۔

خالص اسلامی انقلاب

ہم سمرقند میں حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبند کے سادہ سے مزار پر کھڑے تھے.... سمرقند کے معروف عالم دین مولانا مصطفیٰ قل خواجہ نقشبند کے ایمان افروز حالات سنا رہے تھے اور ان کے علمی و روحانی کمالات سے پردہ اٹھا رہے تھے ہم سب توجہ انہماک اور عقیدت سے اپنے اسلاف میں سے ایک عظیم ہستی کے حالات سن رہے تھے اچانک ہمارے میزبان اور رہبر مولانا مصطفیٰ قل کا لہجہ بدل گیا۔ آواز رندھ گئی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے' چہرے پر غم اور نفرت کے مشترکہ آثار نے قبضہ جما لیا۔ وہ چہرہ جو تھوڑی دیر قبل ان کی دھیمی اور نرم آواز کے بالکل مطابق تھا اب اس پر نمایاں تبدیلی نظر آ رہی تھی۔ وہ اپنی اس

کیفیت میں خود کو سنبھالتے ہوئے بتا رہے تھے کہ ۱۹۲۱ء میں کمیونسٹوں نے جب مسلمانوں کی تاریخی قبروں کو کھودنا شروع کیا تو ان ظالموں نے خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندؒ کا مزار کھودنے کے لئے بھی دو آدمی مقرر کئے۔ مگر اللہ رب العزت کے خصوصی فضل اور نصرت سے وہ دونوں ذلیل و رسوا ہو کر ناکام ہوئے بلکہ انہیں عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کے علاوہ کمیونسٹوں نے امام ابو حفص صغیر کی قبر کھودی تیمور لنگ اور اولغ بیگ کے مقبرے کھودے اور ان کی توہین کی۔ یہ تمام حالات سن کر ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہوا۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں اس نظریے پر کھپا دیں کہ روسی انقلاب میں جکڑنے کے لئے اس کا بھرپور پروپیگنڈہ کیا کہ روسی انقلاب (نعوذ باللہ) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکر کا پرتو ہے اور حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے نظریات کے عین مطابق ہے۔ ان ظالموں نے یہ تک نہ سوچا کہ وہ کتنی جلیل القدر ہستیوں پر کتنا گھٹیا الزام لگا رہے ہیں کیا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس انقلاب کے داعی تھے جس میں بھائی کا نکاح بہن سے اور ماں کا نکاح بیٹے سے ہوتا ہو' کیا حضرت شاہ صاحب نعوذ باللہ زن' زر' زمین کے اشتراک کے قائل تھے کیا حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا سندھی نے اس انقلاب کا خاکہ پیش فرمایا تھا جس میں مساجد' مدارس اور خانقاہوں کو مسمار کیا جاتا ہو اور اکابر کی قبروں تک کو کھودا جاتا ہو۔ ہرگز نہیں یہ محض ہمارے اکابر پر بہتان ہے۔ روس کے ظالمانہ انقلاب کا ہمارے ان اکابر کی سوچ اور فکر سے دور کا واسطہ نہیں۔ اس ظالمانہ انقلاب میں پانچ کروڑ انسان قتل کئے گئے صرف چند سال کے عرصے میں بقول لینن پچاس ہزار چوٹی کے علماء کو شہید کیا گیا۔ کمیونزم کی بنیاد مذہب اور دین سے بے زاری پر رکھی گئی جب تک کوئی آدمی اعلانیہ خدا کا انکار نہیں کرتا تھا اس وقت تک کمیونسٹ پارٹی کا باقاعدہ رکن نہیں بن سکتا تھا۔ روسی انقلاب نے لوگوں کو روزی نہیں دی بلکہ بھوک اور افلاس کا تحفہ دیا۔ روسی انقلاب نے عورت کو اتنا ذلیل اور رسوا کیا کہ آج پورے وسطی ایشیا میں عورت کا کوئی مقام اور وقار نہیں بلکہ وہ تو کام کرنے والا ایک جانور اور خواہش پوری کرنے کا ایک کھلونا ہے۔ کھیتوں میں عورتیں کام کرتی ہیں۔ دوکانوں پر عورتیں ہیں بسیں اور ریل گاڑیاں اکثر عورتیں چلاتی ہیں۔ بسوں اور گاڑیوں کی کنڈیکٹر اکثر عورتیں ہیں جنسی بے راہ روی عام ہے۔ ہر چیز کو حکومت کی ملکیت بنانے کی وجہ سے لوگ کام چور بن گئے ہیں۔ شراب ان کی گھٹی میں پڑ چکی ہے۔ دین پر عمل کرنا چونکہ ایک ناقابل معافی جرم تھا اس لئے دینداری کا جذبہ فنا ہو چکا ہے۔ ہر انسان غلام ہے۔ ہر انسان نوکر ہے۔ ہر فرد سہما ہوا ہے۔ کسی کا زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔ کیا یہی ہے اسلامی انقلاب کا نقشہ ہمارے ان مفکرین کے ذہنوں میں؟

حساب لباب

جب اجودھیا میں ہندوؤں کے ہاتھوں بابری مسجد شہید ہوئی تو میرے بعض دوستوں نے کہا کہ اس موضوع پر میں کچھ لکھوں۔ یہ سلسلہ اول اول تو کراچی میں موجود میرے دوستوں تک ہی محدود تھا مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا میرے وہ کرم فرما جو "پریس کانفرنس" کے حوالے سے میرے غائبانہ رفیق ہیں ان کی طرف سے بھی اس سلسلے میں اصرار شروع ہوا اور آگے چل کر اس اصرار نے "گلے" اور "شکوے" کی شکل اختیار کرلی چنانچہ میرے ایسے ہی ایک دوست لکھتے ہیں۔

محترم فاروقی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔
مزاج گرامی بعافیت!

دیار غیر میں اپنے وطن کی جن بعض نعمتوں سے ہم محظوظ ہوتے ہیں ان میں سے ایک "ختم نبوت" بھی ہے جو میرے ایک دوست کے نام آتا ہے مگر اس سے استفادہ ہم دونوں کرتے ہیں۔ خاص طور پر آپ کی پریس کانفرنس میں بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ ہندوستان میں جب بابری مسجد شہید ہوئی تو اس کے بارے میں اگرچہ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے خبریں اور رپورٹیں شائع کیں اور ہمارے ہاں بھی شائع ہوئیں مگر اس موقع پر ہمیں اپنے وطن کے میڈیا سے دوری بہت محسوس ہوئی کیونکہ ایک اسلامی عبادت گاہ (مسجد) کی شہادت کے بارے میں عیسائی اخبارات ناقابل اعتبار تھے۔ اس دوران ہمیں ختم نبوت کے جو شمارے موصول ہوئے اس میں بابری مسجد پر آرٹیکل تو تھے مگر یہ جان کر حیرت ہوئی کہ اس اہم مسئلہ پر آپ کا قلم "پریس کانفرنس" کے لئے نہیں چلا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر قصداً" اور جانتے بوجھتے بلاوجہ آپ نے اس نازک مسئلے پر قلم اٹھانے سے گریز کیا ہے تو یہ افسوسناک ہے۔ امید ہے کہ آپ جلد از جلد اس کا ازالہ کریں گے۔ فقط والسلام و دعاگو ڈاکٹر لیاقت علی بٹ جرمنی۔

ڈاکٹر صاحب نے جس شفقت اور جتنی دور سے میری سرزنش فرمائی ہے وہ مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں اس سلسلے میں اپنے گراں قدر قارئین کی ضیافت طبع کا اہتمام کروں۔

جب بابری مسجد شہید ہوئی تو "اس وقت" پاکستان میں اس پر جس ردعمل کا اظہار ہوا اسے دیکھ کر اور ہندوستان میں اجودھیا سے لے کر بمبئی اور دہلی تک جو کچھ ہوا اسے پیش نظر رکھ کر میں نے اپنے احباب کے سامنے زبانی طور پر دو باتیں کی تھیں۔

(۱) ہندوستان میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اس کی دو وجوہات ہیں (الف) ہم یعنی پاکستانی مسلمان "غیرت" نام کی چیز سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہمیں تو اس کا احساس نہیں لیکن ہندوستان کے بنیے کو اس کا اندازہ لگ چکا ہے اسی لئے اجودھیا میں بابری مسجد سے شروع کرکے اس نے دہلی تک مسلمانوں کا قتل عام کرکے چنگیزیت کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ (ب) "اس سب کچھ" کے باوجود "یہ سب کچھ" اس لئے ہوا [illegible] کے عمل کا ایک حصہ ہے۔ اس سلسلے میں بابری مسجد کی شہادت سے دو ماہ قبل ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۱۷ جلد نمبر ۱۱ میں عالمی مذہب کے عنوان کے تحت میں نے رقم کیا تھا۔

"صورتحال یہ ہے کہ کہا تو جاتا ہے کہ ہندوستان سیکولر ریاست ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے' وہ ایک ہندو ریاست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں مسلمانوں کا قتل عام بڑے منظم طور پر کیا جارہا ہے۔ تیس ہزار مساجد کی فہرست بنائی گئی ہے جنہیں منہدم کرنا ہے۔"

کچھ آگے چل کر میں نے تحریر کیا تھا کہ۔

"حقیقت یہ ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہونا بھارت کا مقدر بن چکا ہے ہندو بنیے کی غلامی کا تیرا دور بہت قریب آچکا ہے کیونکہ کسی بھی ملک کے دفاع اور استحکام میں دو چیزوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے "معیشت" اور "فوج" ان دونوں محاذوں پر بھارت مشکلات کا شکار ہے۔" یہ اس پریس کانفرنس

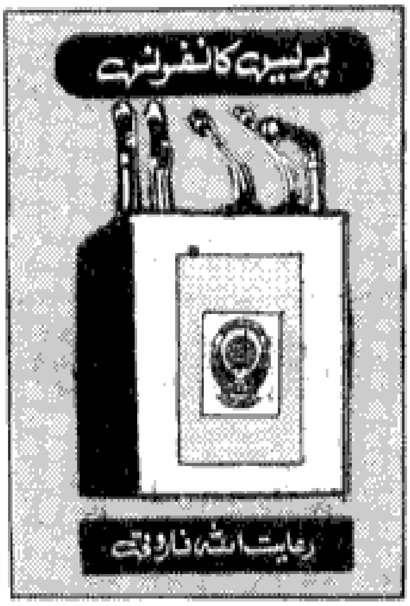

کے دو اقتباسات ہیں جو بابری مسجد کی شہادت سے دو ماہ قبل میں نے تحریر کی تھی اس لئے میں کہتا ہوں کہ بابری مسجد کی شہادت دراصل بھارت ٹوٹ پھوٹ کے جس عمل کا شکار ہے اس کا بڑا اہم حصہ ہے کیونکہ بابری مسجد کی شہادت اور اس کے فوراً" بعد مسلمانوں کے قتل عام نے بھارت کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے اٹھارہ کروڑ مسلمانوں کی اپنے مستقبل کے حوالے سے سوچ کی نہج کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ ہندوؤں کے اس عمل کے انتہائی دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ ہندوستان کا وہ مسلمان جو اس سے قبل مسلم کش فسادات کے موقع پر یہ سوچ کر چپ ہو جایا کرتا یا یہ کہہ کر چپ کرا دیا جاتا کہ یہ چند دہشت گرد عناصر کی کارستانیاں ہیں حکومت اور بھارتی نظام کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اب بچشم خود دیکھ چکا ہے کہ یہ چند انتہاء پسند ہندوؤں کی حرکت نہیں بلکہ اس عمل میں نرسمہا راؤ سمیت بھارت کے تمام ہندو شریک ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں نے بابری مسجد اچانک ہی شہید نہیں کردی تھی کہ حکومت کو اس کے بچانے کا موقع نہ مل سکا بلکہ باقاعدہ کئی دن قبل چھ دسمبر کو ہندوؤں کو اجودھیا میں جمع ہونے کی کال اعلانیہ دی گئی تھی۔ اگر بھارتی حکومت چاہتی تو اس کے دفاع کے لئے سب کچھ کرسکتی تھی لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کیا اور حد تو یہ تھی کہ چھ دسمبر کو جب ہندو بابری مسجد کو شہید کر رہے تھے تو پولیس اور فوج نہ صرف یہ کہ تماشائی بنی ہوئی تھی بلکہ بعض اہلکار تو ان کے ساتھ اس عمل میں شریک بھی تھے اور بات یہیں نہیں ختم ہو جاتی بلکہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد جب مسلمانوں کے قتل عام کا سلسلہ شروع ہوا تو اس عمل میں بھی عام ہندوؤں کے ہاتھوں اتنے مسلمان قتل نہیں ہوئے جتنے کہ پولیس اور فوج کے ہاتھوں ہوئے۔ عرب نیوز کے ایک نمائندے نے تو ایسا ٹیپ پیش کردیا ہے جس میں پولیس حکام کی وہ گفتگو ریکارڈ ہے جو انہوں نے اپنے سپاہیوں کو مسلمانوں کے قتل عام اور ان کی املاک کو نذر آتش کرنے کے لئے وائرلیس پر احکامات دیتے ہوئے کی۔

یہ تمام باتیں ہندوستانی مسلمان کو اپنی تقدیر اور مستقبل کا فیصلہ کلاشنکوف کے ذریعے کرنے کی راہنمائی کرتی ہیں اور جلد یا بدیر کرنا بہرحال ہندوستانی مسلمانوں کو ہی پڑے گا اور یہ جتنا جلد ہوگا ہندوستان کا تاریک مستقبل اتنا ہی قریب ہوگا۔

(۲) دوسری بات میں نے یہ کہی تھی کہ پاکستان میں ردعمل کے طور پر مسلمانوں نے جو کچھ کیا وہ نہ شرعاً" جائز تھا اور نہ ہی اخلاقاً" درست۔ میں سمجھتا ہوں کہ بابری مسجد کی شہادت کے ظالمانہ اقدام کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے مندروں کو منہدم کرنا حماقت تھی کیونکہ اس سے وہ اخلاقی برتری جو ہمیں ہندوستان پر حاصل تھی وہ سخت متاثر ہوئی وہاں تو ایک بابری مسجد شہید ہوئی تھی لیکن پاکستان میں تیس کے لگ بھگ مندر منہدم کئے گئے البتہ کرنے کا کام یہ تھا کہ پرامن تحریک اور احتجاج کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جاتا جب تک بابری مسجد کی تعمیر نہ ہو جاتی۔ مگر میں اپنی اس بے حس قوم کی کس کس بے حسی کو روؤں کہ دو تین روز تک تو احتجاج کا وہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ جس پر "تخریب" کا عنصر غالب تھا اور "اسلام" کی یہ پہچان اور درس اس سے متاثر ہوا کہ مسلمانوں کی مملکت میں غیر مسلموں کی جان و مال اور ان کے مذہبی عبادت گاہوں کو تحفظ حاصل ہوگا۔

یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کی بناء پر میں نے بابری مسجد کی شہادت پر قلم اٹھانے سے گریز کیا۔ مسلمانوں کی پچپن ریاستیں موجود ہیں مگر اس کے باوجود وہ ایک ہندو ریاست کو بابری مسجد کی تعمیر پر مجبور نہیں کرسکیں اور یہ ان کے بس کی بات بھی نہیں۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ بابری مسجد تعمیر ہوگی مگر اب نہیں بلکہ تب جب کشمیر کا آتش فشاں پھٹے گا اور وہ ہر اس چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا جو ہندو سے متعلق ہوگی۔ اس لئے دعا کیجئے کہ یہ گھڑی جلد از جلد آجائے جب ہندو کے ساتھ ایک بابری مسجد ہی کا نہیں بلکہ اور بھی بہت سی چیزوں کا ..... "حساب کتاب" کیا جائے گا۔!

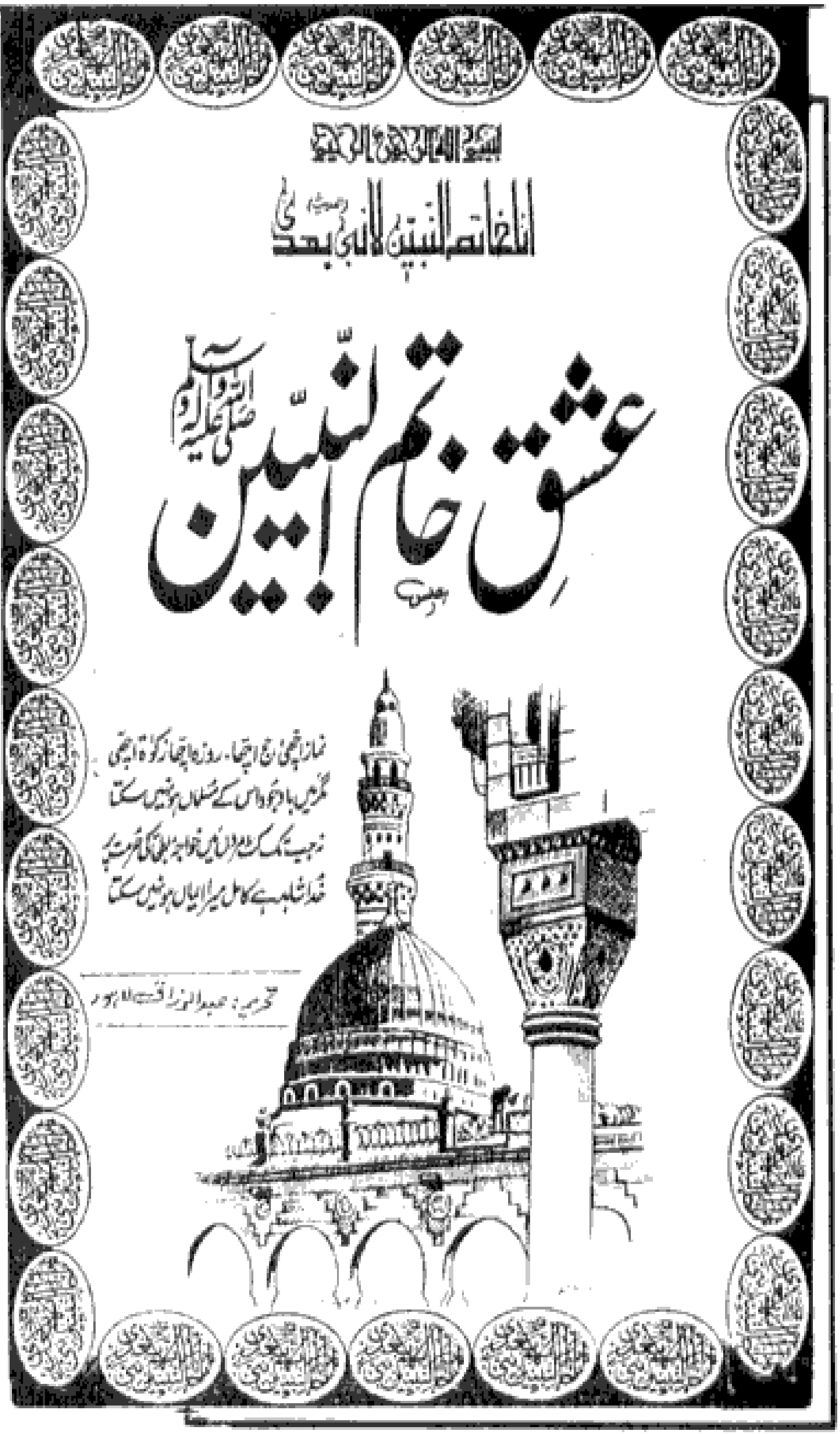

انگریز کا پرفتن دور تھا۔ ہر طرف کفر و الحاد کے طوفانوں کا زور تھا۔ مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے حریت پسند زندانوں میں پڑے ہوئے تھے، مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نکالا جا رہا تھا اور کفر کا اندھیرا لایا جا رہا تھا۔ قرآن مجید کے نسخے جلائے جا رہے تھے، اسلامی تہذیب و تمدن کے نشانات مٹائے جا رہے تھے اور یہود و نصاری کے افکار پھیلائے جا رہے تھے۔ ملت اسلامیہ ایک سخت امتحان سے دوچار تھی اور سارے غم کے اشکبار تھی۔ ابھی ان پر آشوب حالات کی سنگینیاں جاری تھیں اور فسق و فجور کی تاریکیوں کی فضا طاری تھی کہ ان جاں گسل لمحات میں فرنگی نے مسلمانوں کے شکستہ بدن سے روح اسلام نکالنے کے لئے جھوٹی نبوت کا خنجر گھونپ دیا اور اپنی جعلی نبوت کا کاروبار ایک ننگ دین و ننگ ملت مرزا قادیانی کو سونپ دیا۔ تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے دیکھ کر غیرت ایمانی سے مسلمانوں کے دل بھڑک اٹھے اور حرارت عشق رسول سے جذبات شوق شہادت بھڑک اٹھے۔ وہ کفن بدوش ہو کر نکلے اور تاج و تخت ختم نبوت کے پاسبان بن گئے، ناموس رسالت کے نگہبان بن گئے۔ مکار انگریز اس کی جھوٹی نبوت اور جھوٹے نبی کے لئے تباہی کا سامان بن گئے۔ نبی کے پروانے، نبی کی حرمت کے لئے خون میں نہا گئے اور جام شہادت نوش کر کے حیات جاوداں پا گئے۔ جھوٹی نبوت کے موجد انگریز نے ۱۹۴۷ء میں سرزمین ہندوستان سے انتقال کیا لیکن بانی پاکستان محمد علی جناح کی وفات کے بعد گورے انگریز کے جانشین کالے انگریزوں نے کاروبار حکومت سنبھال لیا۔ انھوں نے پاکستان میں قادیانیت کو نئی بنیاد پر استوار کیا اور قادیانیوں کے مشن ارتداد کو چلانے کے لئے راستہ ہموار کیا، انھیں کلیدی عہدوں پر بٹھایا گیا اور مجاہدین ختم نبوت کو خون کے آنسو رلایا گیا۔ آج بھی غلامان محمد کو تکلیفیں دے دے کر ستایا جا رہا ہے، لیکن قادیانیت کو بچایا جا رہا ہے آج بھی قادیانیوں کے لئے حکومت کی مہربانیاں ہیں لیکن پاسبان ختم نبوت کے لئے قہر سامانیاں ہیں، منکرین ختم نبوت کے لئے وفائیں ہیں اور محبان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جفائیں ہیں۔ حالات کی ان سختیوں اور جبر و دستیوں کے باوجود مجاہدین ختم نبوت کی فوج باغیان ختم نبوت سے ہر محاذ پر جہاد کر رہی ہے اور قادیانیت کے صنم کدوں کو برباد کر رہی ہے۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا یہ اعلان ہے کہ اب دجل و فریب کے ریشمی دھاگوں سے بنی جھوٹی نبوت کی قبا کو چاک کیا جائے گا اور پوری دنیا کو قادیانیت کی غلاظت سے پاک کیا جائے گا۔ جن خوش قسمت انسانوں نے اس مقدس مشن کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں یا جان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کر دیں ان کی محبت و وفا کے حسین واقعات آج بھی عشق و رسالت کے آسمان پر ستاروں کی صورت میں چمک رہے ہیں۔ آپ بھی تخیل میں گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھ کر دل میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجا کر جذبات عشق سے عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ایمان پرور واقعات کو جھوم جھوم کر پڑھئے اور پھر سوچئے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی کیا ذمہ داری ہے۔

سرور کائنات کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو حکم

حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا کہ "حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں حکم فرمایا کہ مرزا غلام احمد

قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔" (ملفوظات طیبہ ص۱۳۶،۱۳۷) چنانچہ پیر مہر علی شاہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ آپ کی اس فتنہ کے خلاف دن رات کوششوں سے بدحواس ہو کر قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا قادیانی سے مباہلہ کر لیں۔ ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں۔ دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں۔ وہ سچا ہے۔ اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ سید پیر مہر علی شاہؒ نے جواب دیا کہ یہ بھی منظور ہے اور جاؤ مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دو کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجاؤ، مہر علی شاہؒ مردے زندہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ سچ ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرتا ہے اس کی پشت پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔ قادیانی وفد یہ جواب پا کر چلا گیا اور کچھ پتہ نہ چلا کہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کہاں گئے۔"

(تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیری)

باطل کو چیلنج

حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑوی نے مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا..... "حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا جو کاذب ہوگا، مر جائے گا۔ مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گیا۔"

(تحریک ختم نبوت ص ۵۰، آغا شورش کاشمیریؒ)

دربار رسالتؐ سے فرمان

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے جس سے بہار سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا زیادہ وقت وظائف، عبادات، مجاہدات میں گزرتا تھا۔ انھوں نے متعدد بار ذکر کیا کہ میں عالم رویا میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عالی میں پیش ہوا۔ نہایت ادب و احترام سے صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... "محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں۔ تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو۔" حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ فرمایا کرتے تھے۔ اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض، تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیئے، دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہو گیا۔" (روئیداد مجلس ص ۱۳، ۱۹۸۳ء)

اس دوران یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ مراقبہ میں مولانا کو یہ القاء ہوا کہ گمراہی (قادیانیت) تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے اگر قیامت کے دن باز پرس ہوئی تو کیا جواب دے گا (سیرت مولانا محمد علی مونگیریؒ ص ۲۰۹)

پیغام سوچ

حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا..... "ہم سے تو گلی کا کتا بھی اچھا ہے، ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں، وہ اپنی گلی کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے۔ ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس رسالتؐ پر حملہ کرتے ہیں اور ہم حق غلامی وامتی ادا نہیں کرتے۔ اگر ہم ناموس پیغمبرؐ کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے۔ تحفظ نہ کیا یا نہ کر سکے تو ہم مجرم ہوں گے اور کتے سے بھی بدتر۔" (کمالات انوریؒ)

عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خطیب ختم نبوت صاحب زادہ فیض الحسن شاہؒ نے ملت اسلامیہ کی سوئی ہوئی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا..... "جو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت نہیں کر سکتا وہ اپنی ماں، بہن کی عزت کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔"

عظیم انعام

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قادیانیت کے لئے دُرّۂ عمر فاروقؓ تھے۔ ساری زندگی مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کے تعاقب میں صرف کر دی۔ قادیان و ربوہ میں جھوٹی نبوت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔ ان کا ایمان پرور واقعہ جھوم جھوم کر پڑھئے

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ حضرت مولانا رسول خانؒ نے جو بہت بڑے محدث تھے۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہؓ میں تشریف فرما ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک سنہری طشت میں آسمان سے) ایک دستار مبارک لائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبرؓ کو حکم دیا کہ اٹھو اور میرے بیٹے عطاء اللہ شاہ کے سر پر باندھ دو۔ میں اس سے خوش ہوں کہ اس نے میری ختم نبوت کے لئے بہت سارا کام کیا ہے۔

(تقاریر مجاہد ملتؒ ص ۷)

قبر سے خوشبو

مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ ختم نبوت کے شیدائی و فدائی تھے۔ حیات مستعار کی ساری بہاریں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دیں۔ سرائیکی زبان کے بہترین خطیب تھے۔ اس مجاہد ختم نبوت کا جنازہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے اٹھا۔ تدفین کے بعد آپ کی قبر مبارک سے تین روز تک خوشبو آتی رہی۔

ایسے جذبے کو سلام

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ نے محاذ ختم نبوت پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی ذات قادیانیوں کی شہ رگ پر نشتر تھا۔ جب مرزا قادیانی کا نام نہاد خلیفہ نور الدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ آپ اس وقت صاحب فراش تھے۔ چارپائی سے اٹھا نہیں جاتا تھا لیکن عاشق رسولؐ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ نور الدین دندناتا پھرے اور میں یہاں لیٹا رہوں۔ فوراً حکم دیا کہ میری چارپائی اٹھا کر نارووال لے چلو۔ آپ نے وہاں پہنچ کر نور الدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مرمت کی کہ نور الدین وہاں سے سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگا۔

ایک عاشق رسولؐ کا جواب

مولانا ظفر علی خاں نے جب عوامی جلسوں میں قادیانیت کے بخیئے ادھیڑنے شروع کیے اور مرزا قادیانی کا ریمانڈ لینا شروع کیا تو انگریزی قانون اپنے خود کاشتہ پودے کی حفاظت کے لئے حرکت میں آ گیا۔ مولانا اور ان کے ساتھیوں کو ڈرانے دھمکانے کی کوششیں کی گئیں اور پھر ان سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی۔ جھوٹی نبوت کے خالق فرنگی کو عاشق رسولؐ ظفر علی خاں نے جو باغیرت جواب دیا اسے پڑھ کر آج بھی گلشن ایمان میں بہار آ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا..... "جہاں تک مرزا غلام احمد کا تعلق ہے، ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے اس نے حضورؐ کی ختم المرسلینی میں اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالتؐ پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔ اپنے اس عقیدہ سے میں ایک منٹ کے کروڑویں حصے کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال تھا۔ دجال تھا۔ دجال تھا۔ میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا پابند نہیں۔"

میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔ (تحریک ختم نبوت ص ۹۸ از شورش کاشمیری)

حق گوئی و بیباکی۔

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے ہوئے دیکھ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ تڑپ اٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کی زہر سے بچانے کے لئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علم حق بلند کرتے ہوئے اور شمع جرأت جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا۔ جس کا حرف حرف قادیانیت کے سومنات کے لئے گرز محمود غزنویؒ ہے۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بنا پر اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ بریلویؒ نے مرزائی اور مرزائی نوازوں کے بارے میں فتویٰ دیا کہ قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبیحہ محض نجس، مردار حرام قطعی ہے، مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ (احکام شریعت ص ۱۱۲، ۲۲، ۱۷۶ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ)

مزید فرمایا کہ اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے ان سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۱، جلد ۶۔ مولانا احمد رضا بریلوی)

ختم نبوت کانفرنس ربوہ

عارف محمود صاحب خانیوال کے ایک زاہد و متقی نوجوان ہیں، انھوں نے ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں اپنا خواب قسمت واقعہ یوں بیان کیا...... میں نے خواب میں دیکھا کہ مسلم کالونی ربوہ کی عظیم الشان مسجد کے باہر لوگوں کا کیف و مستی میں ڈوبا ہوا ایک بڑا اجتماع ہے اور کسی کا منتظر ہے۔ میں نے ایک کرسی سے پوچھا، کون آرہا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ دریائے چناب کی جانب سے جناب خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کے پنڈال کی طرف تشریف لا رہے ہیں، میں پوری قوت سے اس جانب بھاگا دیکھا تو آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے سلام کی سعادت حاصل کی عرض کیا آقا کدھر کا ارادہ ہے؟ فرمایا میرے کچھ غلاموں نے میری عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے کانفرنس کا اہتمام کیا ہے میں بھی شرکت کے لئے آیا ہوں۔"

خواجہ قمر الدین سیالویؒ کی للکار

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں برکت علی اسلامیہ ہال میں بلائے گئے تمام مکاتب فکر کے کنونشن میں پیکر جرأت و غیرت قمر الملت خواجہ قمر الدین سیالویؒ نے انتہائی جذباتی انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا......" قادیانیوں کا مسئلہ باتوں سے حل نہیں ہوگا، آپ مجھے حکم دیں میں قادیانیوں سے نپٹ لوں گا اور چند روز میں ربوہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا۔" (تعارف علماء اہلسنت، مولانا محمد صدیق ہزاروی)

مظفر علی شمسی صاحب روایت کرتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی برات لے کر دہلی دروازہ کی جانب آرہی تھی، سامنے سے تڑ تڑ کی آواز آئی معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو برات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا آج کے دن کے لئے میں نے تمہیں جنا تھا۔ جاؤ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری برات میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کروں گی۔ جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تاکہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ تحریک میں ماں کے حکم پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا، سب سینہ پر گولیاں کھائیں۔ فَرَحْمَةُ اللّٰهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک طالب علم ہاتھ میں کتابیں لئے کالج جا رہا تھا۔ سامنے تحریک کے لوگوں پر گولیاں چل رہی تھیں۔ کتابیں رکھ کر جلوس کی طرف بڑھا کسی نے پوچھا یہ کیا۔ جواب میں کہا کہ آج تک پڑھتا رہا ہوں، آج عمل کرنے جا رہا ہوں۔ جاتے ہی ران پر گولی لگی گر گیا پولیس والے نے آکر اٹھایا، تو شیر کی طرح گرجدار آواز میں کہا کہ گولی ران پر کیوں ماری ہے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو دل میں ہے یہاں دل پر گولی مارو تاکہ قلب و جگر کو سکون ملے۔

اسی تحریک ختم نبوت میں ایک مسلمان دیوانہ وار ختم نبوت زندہ باد کے لاہور کی سڑکوں پر نعرے لگا رہا تھا۔ پولیس والے نے پکڑ کر تھپڑ مارا۔ اس پر اس نے پھر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ پولیس والے نے بندوق کا بٹ مارا اس نے پھر نعرہ لگایا۔ وہ مارتے رہے۔ یہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا یہ زخموں سے چور چور پھر بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتا رہا۔ اسے گاڑی سے اتارا گیا تو بھی وہ نعرہ لگاتا رہا۔ اسے فوجی عدالت میں لایا گیا۔ اس نے عدالت میں آتے ہی ختم نبوت کا نعرہ لگایا۔ فوجی نے کہا ایک سال سزا، اس نے سال کی سزا سن کر پھر ختم نبوت کا نعرہ لگایا، الغرض سزا دو سال کر دی اس نے پھر نعرہ لگایا، الغرضیکہ فوجی سزا بڑھاتا رہا اور یہ مسلمان نعرہ ختم نبوت بلند کرتا رہا۔ فوجی عدالت جب بیس سال پر پہنچی دیکھا کہ بیس سال کی سزا سن کر یہ پھر بھی نعرے سے باز نہیں آرہا تو فوجی عدالت نے کہا کہ باہر لے جا کر گولی مار دو، اس نے گولی کا نام سن کر دیوانہ وار رقص شروع کر دیا اور ساتھ ہی ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف ترانہ سے ایمان پرور وجد آفریں کیفیت طاری کر دی۔ یہ حالت دیکھ کر عدالت نے کہا کہ رہا کر دو کہ یہ دیوانہ ہے، اس نے رہائی کا حکم سن کر پھر نعرہ لگایا ختم نبوت زندہ باد۔

(قارئین کرام: میں لکھتے ہوئے نعرہ لگاتا ہوں اور آپ پڑھتے ہوئے نعرہ لگائیں)

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

سنار اجیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر: ۲۴۳۵۰۸۰

ختم نبوت زندہ باد

آغا شورش کاشمیریؒ نے فرمایا...؟ ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود راقم سے بیان کیا تھا کہ ہر روز کے مظاہروں کو سمیٹنے کے لئے تشدد کی نیو اٹھا کر تحریک کو ختم کیا گیا چنانچہ حکام نے سفید پوش اہلکاروں کی معرفت پولیس پر پتھراؤ کرایا۔ اس طرح پر فائرنگ کی بنیاد رکھی۔ بعض منچلے قادیانی اپنی جیپوں میں سوار ہو کر مسلمانوں پر گولیاں داغتے اور شہید کرتے رہے۔ راقم نے لاہور میں چینیز لنچ ہوم مال روڈ پر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ۱۵ سے ۲۲ سال کی عمر کے نوجوانوں کا ایک مختصر سا جلوس کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جا رہا تھا۔ وہ ایک بے ضمیر سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈی سی آئی ملک حبیب اللہ کے حکم پر کسی وارننگ کے بغیر فائرنگ کا ہدف بنا۔ آٹھ دس نوجوان شہید ہو گئے۔ ان کی لاشوں کو ملک صاحب نے اپنے ماتحتوں سے ٹرکوں میں اس طرح پھنکوایا جس طرح جانور شکار کئے جاتے ہیں۔ یہ نظارہ انتہائی دردناک تھا۔ لاہور چھاؤنی میں ایک قادیانی افسر نے گولیوں کی بوچھاڑ کی لیکن گولی کھانے والوں نے انتہائی استقامت اور کردار کی پختگی کا ثبوت دیا۔ ایک نوجوان ملٹری ہسپتال میں زخموں سے چور چور بیہوش پڑا تھا۔ جب اسے قدرے ہوش آیا تو اس نے پہلا سوال سرجن سے یہ کیا کہ میرے چہرے پر کسی خوف یا اضمحلال کے نشان تو نہیں تھے جب اسے کہا گیا کہ نہیں تو اس کا چہرہ نور مسرت سے تمتما اٹھا۔ جن لوگوں کو علماء سمیت گرفتار کر کے لاہور کے شاہی قلعہ میں تفتیش کے لئے رکھا گیا ان کے ساتھ پولیس نے اخلاق باختگی کا سلوک کیا۔ ایک انتہائی ذلیل ڈی ایس پی کو ان پر مامور کیا۔ وہ علماء کو اس قدر فحش و فاحش گالیاں دیتا اور عریاں فقرے کستا کہ ع

خود خوف خدا تھرا رہا تھا

(تحریک ختم نبوت ص ۱۳۰)

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازہ لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے، لوگ دیوانہ وار سینوں پر گولیاں کھا کر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہو گئے تو ایک اسی سالہ بوڑھا اپنے معصوم پانچ سالہ بچے کو کندھے پر اٹھا کر لایا۔ باپ نے ختم نبوت کا نعرہ لگایا معصوم بچے نے جو باپ سے سبق پڑھا تھا اس کے مطابق زندہ باد کہا۔ دو گولیاں آئیں اسی سالہ بوڑھے باپ اور پانچ سالہ معصوم بچے کے سینے سے شائیں کر کے گزر گئیں۔ دونوں شہید ہو گئے مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر گئے کہ اگر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمان قوم کے اسی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر ۵ سالہ معصوم بچے تک سب جان دے کر اپنے پیارے آقا کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اسی تحریک میں کرفیو لگ گیا۔ اذان کے وقت ایک مسلمان کرفیو کی خلاف ورزی کر کے آگے بڑھا مسجد میں پہنچ کر اذان دی۔ ابھی اللہ اکبر کہہ پایا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ دوسرا مسلمان آگے بڑھا۔ اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ تیسرا مسلمان آگے بڑھا ان کی لاشوں پر کھڑا ہو کر اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تھا کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ چوتھا آدمی بڑھا تینوں کی لاشوں پر کھڑا ہو کر کہا حی علی الصلوٰۃ کہ گولی لگی ڈھیر ہو گیا۔ پانچواں مسلمان بڑھا۔ غرضیکہ باری باری نو مسلمان شہید ہو گئے مگر اذان پوری کر کے چھوڑی۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

مہمان رسولؐ ...... دعوت خدا ......

مولانا خلیل احمد قادری مجاہد اسلام مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو مجاہدانہ کردار ادا کیا اس سے مجاہدین جنگ یمامہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ وفائے محبوبؐ کے جرم میں آپ کو سزائے موت دی گئی جب یہ خبر آپ کے والد گرامی تک پہنچی جو کراچی جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر علماء کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے تو بہادر بیٹے کے بہادر باپ نے فوراً سجدہ میں سر رکھ دیا اور فرمایا...

"میرے اللہ! ناموس رسالتؐ پر ایک خلیل تو کیا میرے ہزاروں فرزند بھی ہوں تو اسوۂ شبیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں"

مولانا خلیل احمد قادری فرماتے تھے کہ دوران قید اندھیری کوٹھڑی میں میرے سامنے زہریلا سانپ چھوڑا گیا۔ نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ سارا سارا دن کھڑا رکھا گیا۔ کئی کئی دن کھانا نہ دیا گیا۔ دوران تفتیش گالیوں سے نوازا گیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے میرے پیٹ سے درد اٹھا اسی لمحہ میں خیال آیا کہ یہاں بھوکا مر رہا ہوں گھر میں ہوتا تو اپنی پسند کا کھانا کھاتا لیکن دوسرے ہی لمحے ضمیر نے ملامت کی اور صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میں نے سربسجود ہو کر توبہ کی لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ اندھیرے میں ایک ہاتھ آگے بڑھا اور آواز آئی۔ "شاہ جی یہ لے لو"... ایک تھال مجھے دیا گیا جس میں کچھ پھل اور مٹھائی تھی میں حیران رہ گیا کہ اتنے سخت پہروں کے باوجود یہ سب کچھ مجھ تک کیسے پہنچ گیا لیکن میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ غیبی دعوت جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ملی ہے۔ وہ پھل اور مٹھائی تین روز تک میں استعمال کرتا رہا۔"

اور مرزا قادیانی پکڑا گیا

قادیانی فتنہ کے سر اٹھاتے ہی جن علماء حق نے نعرہ جہاد بلند کیا اور انگریزی نبوت سے برسرپیکار ہو گئے ان اولین مجاہدین کی فہرست میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا اسم گرامی نہایت نمایاں ہے۔ مولانا کے تابڑ توڑ حملوں سے انگریزی نبی بوکھلا اٹھا۔ اس مجاہد ختم نبوت نے تحریر و تقریر اور مناظرہ کے میدان میں قادیانیت کو ذلیل و رسوا کیا اور آخر مولانا ہی سے ایک تحریری مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا قادیانی ہیضہ کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر جہنم واصل ہو گیا۔

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ اپنے مباہلہ کا چیلنج دیا جس کا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" اس میں مرزا قادیانی نے مولانا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا!

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ کے امراض مہلکہ سے!"

رب ذوالجلال کے باب عدل پہ جھوٹے نبی نے خود ہی انصاف کی دستک دے دی۔ پھر کیا تھا رب کائنات نے فیصلہ کر دیا۔ مرزا قادیانی تقریباً ایک سال بعد اپنے منہ مانگے مرض ہیضہ میں مبتلا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سوئے دوزخ روانہ ہو گیا جبکہ حق و صداقت کی علامت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا قادیانی کی پر ذلت موت کے بعد تقریباً ۴۰ سال تک زندہ و تابندہ رہے اور قادیانیوں

کے خلاف مسلسل جہاد میں مصروف رہے ۔

جب بخاری آئے گا

مولانا احمد علی لاہوری ؒ نے ساری زندگی مجاہدین ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی۔ تحریر کے ذریعے اس فتنہ کی سرکوبی کی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحفظ ختم نبوت کے سپاہیوں سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا، خصوصاً سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ سے انتہائی محبت تھی۔ شاہ جی جیل میں ہوتے یا سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے احباب سے ان کی خیریت دریافت کرتے رہتے۔ مولانا عبید اللہ انور ؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ؒ نے فرمایا محشر کا دن ہوگا، رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں گے۔ صحابہ ؓ بھی ساتھ ہوں گے۔ بخاری ؒ آئے گا۔ حضور نبی کریم معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے بخاری ؒ تیری ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری، اور کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف ہوئی۔ آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں تیرے لئے کوئی باز پرس نہیں۔ جا اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا۔ تیرے اور تیری جماعت کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں۔ جس طرف سے چاہو کھلے بندوں جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔

یہ بڑے نصیب کی بات ہے

قاضی احسان احمد ؒ شجاع آبادی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کے شاگرد ارجمند، مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر، شعلہ بیان خطیب، جرات و شجاعت کا مجسمہ، جو ساری زندگی گلی گلی، کوچہ کوچہ، گاؤں گاؤں، اور شہر شہر جا کر قوم کو مسئلہ ختم نبوت سمجھاتا رہا اور قادیانیت کی دھجیاں بکھیرتا رہا۔ ختم نبوت کے اس شیدائی و فدائی کی زندگی کے آخری ایام کا واقعہ پڑھئے اور ختم نبوت کا کام کرنے کی اہمیت و افادیت دیکھئے! شیخ عبدالمجید صاحب سابق میونسپل کمشنر شجاع آباد، جو قاضی صاحب کے ساتھ کافی عرصہ ایک بھائی اور دوست کی حیثیت سے رہے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ بیماری کے ابتدائی ایام میں قاضی صاحب ؒ نشتر ہسپتال ملتان میں ڈاکٹر عبدالرؤف کے زیر علاج تھے۔ دوپہر کا وقت تھا میں جاگ رہا تھا۔ قاضی صاحب کو نیند آگئی۔ تھوڑی دیر بعد کیا سنتا ہوں کہ قاضی صاحب بڑے لجاجت سے کہہ رہے ہیں کہ حضور! میں آپ کی ختم نبوت کی خاطر اتنی بار جیلوں میں گیا ہوں میں نے ملک کے ذمہ دار حکمرانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا ہے، حضور! یہ سب کچھ میں نے آپ کی خاطر کیا ہے۔" اس کے تھوڑی دیر بعد درود شریف پڑھنے لگے میں یہ سمجھا شاید قاضی صاحب کا آخری وقت ہے مگر کچھ دیر بعد وہ خود بخود بیدار ہوگئے، ہشاش بشاش تھے، درود شریف پڑھ رہے تھے (قاضی احسان احمد شجاع آبادی از قاری نور محمد ص ۵۵۵)

غیرت اقبال ؒ

صاحبزادہ محمد اللہ شاہ استاد مظاہر العلوم سہارنپور بیان کرتے ہیں کہ سید آغا صدر چیف جسٹس ہائیکورٹ نے لاہور کے عمائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت علامہ اقبال ؒ بھی مدعو تھے اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے نبی کا جھوٹا خلیفہ حکیم نورالدین بھی بلا دعوت آ پہنچا جب عاشق رسول علامہ اقبال کی نظر اس کذاب کے منحوس چہرہ پر پڑی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال ؒ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور ماتھے پر شکن چڑھ گئے فوراً اٹھے اور میزبان کو مخاطب کرکے کہا۔ آغا صاحب آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدعو کیا ہے اور مجھے بھی! اور کہا "میں جاتا ہوں میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ حکیم نورالدین چوہے کی طرح فوراً حالات کو بھانپ گیا اور نو دو گیارہ ہوگیا۔ اس کے بعد میزبان نے علامہ اقبال سے معذرت کی اور کہا کہ میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی گھس آیا تھا۔

کفن بدوش قائد

جب ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو حضرت سید یوسف بنوری ؒ تحریک کے امیر اور مولانا محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ مولانا یوسف بنوری ؒ کے فولادی عزم اور ولولہ انگیز قیادت نے پوری قوم میں جہاد کی روح پھونک دی۔ آپ نے پورے ملک کا طوفانی اور ہنگامی دورہ کیا اور مسلمانوں کی رگوں میں خون کی بجائے بجلی دوڑا دی، اور لوگ آپ کے نعرہ جہاد پر لبیک کہتے ہوئے میدان میں کود پڑے۔ جب گھر سے نکلے تو اپنے مدرسہ کے مفتی صاحب کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب: میں تحریک کی رہنمائی کے لئے جا رہا ہوں اور اپنا کفن بھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں پھر کفن نکال کر دکھایا۔ مزید فرمایا کہ مرزائیوں کو اس ملک میں آئین کی رو سے کافر ٹھہراؤں گا۔ اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔ واپس گھر جانے کا ارادہ نہیں۔ یہ مدرسہ تمہارے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس کی حفاظت کرتے رہنا۔ (اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پوری ملت اسلامیہ کی لاج رکھ لی اور قادیانیوں کو آئین کی رو سے کافر قرار دے دیا گیا۔)

زندگی

مجاہد ملت، مرد غازی مولانا عبدالستار خان نیازی کو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پروانہ شمع ختم نبوت ہونے کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا۔ جیل میں اور پھر موت کی سزا سن کر مولانا نے جس جرات اور استقامت کا مظاہرہ کیا وہ عشق رسول ﷺ کا ایک روشن باب ہے۔ مولانا فرماتے ہیں جب تحریک ختم نبوت کے مقدمہ کے بعد میری رہائی ہوئی تو پریس والوں نے میری عمر پوچھی اس پر میں نے کہا تھا کہ "میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزاری ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی شرمندگی۔ مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے۔"

اگر فیصلہ خلاف ہوا تو

جس خوش قسمت انسان نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا وہ مولانا تاج محمود ؒ تھے۔ قادیانی غنڈوں کے ہاتھوں زخمی ہونے والے چور طلباء کی گاڑی جب ربوہ سے فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو مولانا تاج محمود ؒ اسلام کے ان فرزندوں کے لئے چشم

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دبلا پن | قد بڑھایئے

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں۔ شفاء کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پچکے گال، دبلے پتلے کمزور جسم کو مضبوط، سمارٹ، طاقتور بنانے بھوک بڑھانے، بدہضمی، اپھارہ، گیس، کیل چھائیاں، دائمی نزلہ، بلغم، کیرا، دمہ، اولاد سے محرومی، پرانے درد وں کیلئے۔ لڑکے لڑکیاں اپنا قد بڑھانے کیلئے ۔ پڑھ قد شخصیت بنانے کیلئے

مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن

بالوں کو لمبا، نرم، گھنا کالا کرنے، گنجا پن، سکری، خشکی سے نجات کیلئے۔ مخصوص امراض کیلئے ۔ مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ارسال کریں۔ فون دکان 680840 فون رہائش 680795

پتہ: حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد، چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900

براجمان تھے ہزاروں کا مجمع تھا۔ پورا شہر امڈ آیا تھا۔ پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر مولانا نے خون میں نہائے ہوئے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا: "میرے بچو! جب تک تمہارے جسم میں سے بہے ہوئے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہیں لیں گے اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے"۔ تحریک طوفان کی صورت پورے ملک میں پھیل گئی۔ مولانا نے تحریک کی کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ آخر ۷ ستمبر (فیصلے کا دن) آ گیا مولانا اکابرین کے ساتھ راولپنڈی میں موجود تھے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ مولانا محمد رمضان علوی راولپنڈی بیان کرتے کہ اسی دن مولانا میرے مکان پر تشریف لائے بڑے مضطرب تھے کہنے لگے تجھے ایک وصیت کرنے آیا ہوں میری وصیت سن لو آج اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو میری روح قفس عنصری سے یقیناً پرواز کر جائے گی۔ اکابرین راولپنڈی میں جمع ہیں انھیں اطلاع نہ ہونے دینا۔ میرا جنازہ راتوں رات فیصل آباد پہنچانے کی کوشش کرنا۔ میرے اکلوتے بیٹے طارق محمود کو پہلے فون کر دینا کہ تمہارے باپ کو لا رہا ہوں میرے لخت جگر کو ہر طرح سے تسلی دینا اور میری بچیوں کو صبر کی تلقین کرنا۔ متواتر بولے جا رہے تھے میں نے بمشکل چپ کرایا۔ حوصلہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائیں گے۔ ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے پھر فرمایا "جہاں میرے آقا ﷺ کی ناموس کا تحفظ نہ ہو وہاں زندہ رہ کر کیا کرنا؟" نماز مغرب بمشکل پیچھے اتر کر مرحوم نے ادا کی۔ میں نے فکر کی وجہ سے کچھ مقوی اشیاء منگوائیں نماز کے بعد پیش خدمت کیں لیکن کچھ نہ کھایا۔ پھر فرمایا ریڈیو اوپر منگواؤ۔ خبروں کا وقت قریب ہے۔ سوئچ آن کیا سکوت طاری تھا جیسے ہی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے الفاظ کان میں پڑے شیر کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئے اور رات کو مرکزی جلسے سے پرجوش خطاب فرمایا۔

بندوق کے سائے میں آواز حق

کنڈی (سندھ) کو قادیانیوں نے ربوہ ثانی بنا رکھا تھا۔ قادیانی مبلغین پورے علاقہ میں مچھروں کی طرح اڑتے پھرتے تھے۔ سینکڑوں مسلمان مرتد ہو چکے تھے۔ قادیانی زمینداروں اور ان کے پالتو غنڈوں کی وجہ سے مسلمان بے بسی کی زندگی گزار رہے تھے۔ ختم نبوت یا رد قادیانیت پر بیان کرنا اپنی موت کے پروانہ پر دستخط کرنے کے مترادف تھا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو جب مسلمانوں کے ان ناگفتہ بہ حالات کا پتہ چلا تو تڑپ اٹھے اور فوراً کنڈی جانے کا ارادہ فرمایا۔ کنڈی پہنچتے ہی جلسہ کا اعلان کر دیا۔ مسلمان اکٹھے ہو گئے جلسہ گاہ بھر گئی۔ پولیس انسپکٹر بھاگا بھاگا مولانا صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا مولانا قادیانی خون خرابہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ برائے مہربانی جلسہ نہ کریں۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بڑے وقار سے جواب دیا بھائی زندگی اور موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مجھے کسی کی حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں جلسہ ضرور اور ضرور کروں گا۔ ادھر مولانا تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے ادھر بیس پچیس قادیانی غنڈے بندوقوں سے مسلح سٹیج پر چڑھ آئے اور سٹیج کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور مولانا کو مخاطب کر کے کہا اگر آپ نے مرزا قادیانی کے بارے میں کچھ کہا تو ساری بندوقیں گولیاں اگلیں گی اور آپ کے سینے سے پار ہو جائیں گی۔ مولانا نے بڑی جرأت کے ساتھ ان کی دھمکی کو سنا اور پھر بڑی پھرتی کے ساتھ سٹیج سے نیچے اتر گئے اور اپنے ایک دوست کو زندگی کی آخری وصیت لکھوائی بچوں، رشتہ داروں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارے میں باتیں کیں اور پھر جلال میں آتے ہوئے شیر کی طرح جست لگا کر سٹیج پر پہنچ گئے اور قادیانی غنڈوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں مرزا قادیانی کی مرمت کرنے لگا ہوں، تم اپنی بندوقیں سیدھی کر لو۔ محمد عربی ﷺ کے غلام کا سینہ حاضر ہے دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مرزا قادیانی کی خرافات عوام کو سنائیں لیکن رب العزت کے فضل و کرم سے کسی قادیانی غنڈے کو ہاتھ اٹھانے کی جرأت تک نہ ہوئی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

فرض کفایہ اور فرض عین

زین العابدین مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ شدید بیمار ہو گیا۔ مولانا اپنے لخت جگر کو دوائی دے رہے تھے اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔ مولانا باہر نکلے تو دیکھا ایک آدمی کھڑا ہے اس نے درخواست کی کہ بالاکوٹ کے مقام پر ایک بدنام زمانہ اور خطرناک قادیانی مبلغ اللہ دتہ گھس آیا ہے اور لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا رہا ہے۔ فتنہ پھیلنے کا انتہائی اندیشہ ہے۔ لہٰذا فوراً چلئے مولانا نے کتابوں کا ایک بیگ اٹھایا اور چل پڑے۔ بیوی نے کہا بچے کی حالت سخت خراب ہے۔ فرمایا ضروری کام ہے میرے جانے کے بعد بچہ مر جائے تو دفن کر دینا ابھی بس میں سوار ہوتے ہی تھے کہ گھر کی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا آپ کا نور نظر فوت ہو گیا ہے لیکن عاشق رسول ﷺ نے جواب دیا کہ میرے فرزند کو کفن پہنا کر دفن کر دیں۔ میں اپنے مشن پر جا رہا ہوں اور فرمایا نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور تحفظ ناموس رسالت فرض عین۔ وہاں پہنچ کر اس مردود کو اس علاقہ سے ذلیل و خوار کر کے نکالا۔

ایک بہن کا مکتوب بھائی کے نام

معروف احراری لیڈر اور مجاہد ختم نبوت مظفر علی شمسیؒ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دیگر رہنماؤں کے ساتھ گرفتار ہو گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر اکابرین کے ساتھ سکھر جیل کی ایک کوٹھڑی میں انھیں بند کر دیا گیا۔ عید الفطر کا دن تھا مظفرؒ شمسی کی شدید بیمار بہن کا خط بھائی کو جیل میں اسی روز ملا ہے جسے پڑھ کر آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔

"میرے بھیا"

اس امتحان میں میں آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی۔ اب قریب المرگ ہوں۔ بخار دامن نہیں چھوڑتا۔ ایک سو چار درجہ حرارت سے گرتا نہیں، کھانسی زوروں پر ہے، محبوب بھائی ڈاکٹر کو لائے تھے۔ ایکسرے میں ٹی بی کی ابتدائی منزل ہے۔ ماں باپ نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا اور اب موت مجھے لئے جا رہی ہے۔ کاش کہ میرے آخری وقت آپ میرے پاس ہوتے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کو استقلال بخشے اور قیامت کے دن آپ کی قربانی ہمیں دربار رسالت ﷺ میں سرخرو کرے! آپ بہادری سے قید کاٹیں۔ اگر زندہ رہی تو مل لوں گی۔ ورنہ میری قبر پر تو آپ ضرور آئیں گے۔ سب بچے سلام کہتے ہیں۔ اب ہاتھ میں طاقت نہیں۔ لہٰذا خط ختم کرتی ہوں۔

بھیا سلام

آپ کی بہن

اس خط سے میرے دل میں ایک ہوک اٹھی، شاہ صاحبؒ آبدیدہ ہو گئے سب نے عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کی، اس خط کا مطلب وہی سمجھ سکتا ہے جو وطن سے دور ہو اور پھر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہو۔

یہ فریادیں ہیں مصطفےٰ ﷺ کیلئے

آغا شورش کاشمیریؒ! جو قلم اور زبان کا دھنی تھا لیکن قلم اور زبان دونوں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف تھے شورش کا نوک قلم قادیانی کلیجوں میں چبھتا اور شورش کے شعلہ نوائیوں

سے قادیانی کیوں چلتے۔ شورش کا ہفت روزہ "چٹان" قادیانیت کی یلغار کو روکنے کے لئے چٹان تھا۔

جب ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی اس وقت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملک کے وزیر اعظم تھے۔ دوران تحریک آغا شورش کاشمیریؒ اپنے پیارے دوست مولانا تاج محمودؒ کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملے اس ملاقات کی روداد ہفت روزہ "چٹان" ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں موجود ہے مسٹر بھٹو کی بیان کردہ اس روداد کی تلخیص یوں ہے۔

مسٹر بھٹو کہتے ہیں "شورش اپنے دوست مولانا تاج محمودؒ کے ساتھ میرے پاس آئے۔ شورش نے چار گھنٹے تک مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیوں کے پاکستان کے بارے میں عقائد وعزائم پر گفتگو کی۔ دوران گفتگو شورش نے ایک عجیب حرکت کی۔ شورش نے باتوں کے دوران انتہائی جذباتی ہوکر میرے پاؤں پکڑ لئے۔ شورش جیسے بہادر اور شجاع آدمی کو ایسی حالت میں دیکھ کر میں لرز اٹھا شورش کی عظمت کو دیکھ کر میں نے اسے اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ مگر وہ ہاتھ ملا کر پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا۔

"بھٹو صاحب! ہم جیسی ذلیل قوم کسی ملک نے آج تک پیدا نہیں کی ہوگی کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت نہ کر سکے پھر شورش نے روتے ہوئے میرے سامنے اپنی جھولی پھیلا کر کہا، بھٹو صاحب! میں آپ سے اپنے اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کی بھیک مانگتا ہوں۔ آپ میری زندگی کی تمام خدمات اور نیکیاں لے لیں، میں خدا کے حضور خالی ہاتھ چلا جاؤں گا۔ خدا کے لئے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کر دیجئے اسے میری جھولی نہ سمجھئے بلکہ فاطمہ بنت محمدؐ کی جھولی سمجھ لیجئے!

اب اس سے زیادہ مجھ میں کچھ سننے کی تاب نہ تھی۔ میرے بدن میں ایک جھرجھری سی آگئی ..... میں نے شورش سے وعدہ کر لیا کہ میں قادیانی مسئلہ ضرور بالضرور حل کروں گا۔

آرزوئے شہادت

مولانا امین گیلانی اسلاف کی یادگار ہیں شاعر ختم نبوت ہیں بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں لیکن آواز جوان اور جذبات گرم ہیں اور آج بھی اپنی آواز سے لوگوں کے جذبات کو گرما رہے ہیں۔ اپنی کتاب "عجیب وغریب واقعات" میں اپنی زندگی کا ایک واقعہ رقم کرتے ہیں۔ پڑھئے اور اپنے بزرگوں کی

وشجاعت کے کارنامے دیکھئے۔

"جنرل اعظم کے حکم سے لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی۔ پولیس مجھے اور بہت سے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی بس میں بٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئی۔ اسیران ختم نبوت بس میں نعرے لگاتے ہوئے جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے تو ملٹری نے بس روک لی اور سب انسپکٹر کو نیچے اترنے کا حکم دیا، ایک ملٹری افسر نے اس سے چابی لے کر بس کا دروازہ کھول دیا اور بڑے رعب وجلال سے گرجا تمہیں معلوم نہیں نعرے لگانے والے کو گولی مارنے کا حکم ہے کون نعرے لگاتا تھا؟ اس اچانک صورتحال سے سب پر ایک سکوت سا طاری ہوگیا۔ معاً میرا ہاشمی خون کھول اٹھا میں نے تن کر کہا "میں لگاتا تھا" اس نے بندوق میرے سینے پر تان کر کہا "اچھا اب نعرہ لگا" میں نے پرجوش انداز سے نعرہ لگایا "میرا کالی کملی والا" سب نے با آواز بلند جواب دیا "زندہ باد" اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی منہ پھیر کر کہا "ہاں وہ تو زندہ باد ہی ہے" اور بس سے اتر گیا ایسا معلوم ہوا جنت جھلک دکھا کر اوجھل ہوگئی پھر اس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا۔ اس نے بس کا دروازہ مقفل کر دیا۔ چند منٹوں کے بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔"

پھولوں کی بارش

عظیم مجاہد ختم نبوت اور بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین کو قادیانیوں نے ایک بھیانک سازش کے تحت شہید کروایا۔ اس شہید مصطفیٰؐ کے جسم اطہر سے بہنے والا خون جن افراد کے ہاتھوں کو لگ گیا ان کے ہاتھوں سے کئی دن خوشبو آتی رہی اور جب انہیں دفن کر دیا گیا تو یکایک آسمان سے پھول برسنے لگے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شاید قریبی باغ سے ہوا کے ساتھ بادام کے درختوں کے پھول اڑ کر آرہے ہیں لیکن جب ان پھولوں کا موازنہ کیا گیا تو یہ قطعی مختلف تھے۔ لوگوں نے اسے شہید کی کرامت قرار دیا۔

نجات آخرت

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اسلام اور مرزائیت کی ایک زبردست ٹکر تھی۔ یہ ٹکراؤ سڑکوں پر بھی ہوا اور میدانوں میں بھی لیکن اس معرکہ حق وباطل کا فیصلہ کن راؤنڈ قومی اسمبلی میں لڑا گیا، مرزائیت کی طرف سے قادیانی پیشوا مرزا ناصر وکیل ذلیل بن کر آیا اور اسلام کی طرف سے جو شخص سپہ سالار بن کر آیا، وہ صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس وختم نبوت کا محافظ مفتی محمودؒ تھے جن کے ایمانی اور روحانی دلائل کے سیلاب کے سامنے مرزا ناصر خس وخاشاک کی طرح بہہ گیا اور پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر کافر قرار دے دیا۔ اس فرزند اسلام کی وفات کے بعد ان کے ایک عقیدت مند نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حضرت کیسی گزری۔ آپ نے فرمایا "ساری زندگی قرآن وحدیث کی تبلیغ میں گزری، اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے کوشش وکاوش کی۔ وہ سب اللہ رب العزت کے ہاں بحمد اللہ قبول ہوئیں۔ مگر نجات اس محنت کی وجہ سے ہوئی جو قومی اسمبلی میں مسئلہ ختم نبوت کے لئے کی تھی۔ ختم نبوت کی خدمت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی۔ (ایمان پرور یادیں ص ۱۴۵)

دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خطیب اسلام مولانا محمد اجمل خان عہد حاضر رفتہ کے مسلمانوں کی درخشاں روایات کے امین ہیں۔ اس دور میں اگر کسی نے میدان خطابت کے شہسوار اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت کی جھلک دیکھنی ہو تو وہ مولانا کی خطابت کی جولانی، روانی، طغیانی، شعلہ بیانی اور گلفشانی کو دیکھے۔ مولانا کی تقریر کا ہر ہر جملہ وادی دل کے لئے باد بہاری کا جھونکا ہوتا ہے جس کی خوشبو سے قلب ودماغ معطر ہو جاتے ہیں۔

دین محمدیؐ کے اس سپاہی اور فدائی کا عشق خاتم النبیینؐ میں ڈوبا ہوا ایک ایمان پرور واقعہ ہدیہ قارئین ہے۔ "ربوہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہونا تھی۔ مولانا کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی، جسے آپ نے بصد شکریہ قبول کیا اور پہنچنے کا وعدہ کر لیا۔ کانفرنس سے چند روز قبل آپ کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ کمزوری اور نقاہت سے اٹھا نہ جاتا تھا۔ احباب نے کانفرنس میں جانے سے روکا لیکن آپ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا۔ جان جاتی ہے تو جائے میں ضرور بالضرور جاؤں گا۔ کانفرنس میں سٹیج پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے بیماری نے اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ دوستوں نے کہا نہ جاؤ لیکن مجھے فخر المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ یاد آگئے۔ شدید بیماری میں شاہ صاحب ڈابھیل سے بہاولپور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے وکیل بن کر آئے تھے۔ میں بھی کانفرنس میں لاہور سے "ربوہ" اپنے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا وکیل بن کر آیا ہوں۔ شاہ صاحب نے کہا تھا میرے نامہ اعمال میں کچھ نہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع بنانے کے لئے بہاولپور آیا ہوں۔ میرے بھی دفتر اعمال میں کچھ نہیں، میں بھی شفاعت

محمدؐ حاصل کرنے کے لئے ربوہ "صدیق آباد" آیا ہوں۔ پھر فرمایا! گھر سے چلا تو میرے بیمار دل نے میرے قدم روک کے۔ لیکن اچانک مجھے گنبد خضراء میں تڑپتا ہوا دل مصطفیٰ یاد آیا۔ میں نے کہا میرا دل دھڑکے یا نہ دھڑکے لیکن میرے آقاؐ کا دل نہ تڑپے میرے کروڑوں دل و جان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔

عظیم وظیفہ

ایک ہستی جس نے ہمیشہ مجاہدین ختم نبوت کے سروں پر اپنا دست شفقت رکھا، جس نے راتوں کو سجدوں میں سر رکھ کر اور گریہ وزاری کر کے کارکنان ختم نبوت کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعائیں کیں۔ جس کی ہر مجلس میں ختم نبوت کا ذکر ہوتا اور وہ اپنے ہزاروں مریدوں کو قادیانیت سے پر سر پیکار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کی سوچ تحفظ ختم نبوت پر نثار اس کا سراپا قادیانیت کے لیے للکار اس محافظ ختم نبوت کا نام نامی اسم گرامی شیخ المشائخ امام الاولیاء حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ ہے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو میں رچا بسا ان کا درج ذیل واقعہ پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت افادیت دیکھ کر قادیانیت کے خلاف میدان جہاد میں کود جائیے۔

مولانا لال حسین اخترؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت سے کوئی وظیفہ پوچھا۔ فرمایا۔ ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے رہو یہی وظیفہ ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں پھر حاضر خدمت ہوا اور حضرت سے پھر درخواست کی کہ مجھے کوئی وظیفہ بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ ختم نبوت کا کام کرتے رہو۔ ختم نبوت کی حفاظت ہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ (

(ہفت روزہ ختم نبوت۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۵ء)

اے شفاعت محمدیؐ کے طلب گارو! تم نے کبھی سوچا ؟ کبھی تم نے دھیان دیا کہ آج اس عظیم ترین نبیؐ کی عظیم ترین نبوت پر قادیانی بھونک رہا ہے۔ پیارے نبی کی دستار ختم نبوت پر قادیانی گدھیں حملے کر رہی ہیں۔ قادیان کے ایک چنگاوڑ مرزا قادیانی جہنم مکانی کو رحمۃ للعالمین (معاذ اللہ) بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کی بکواس کو حدیث مصطفیٰ کا درجہ دیا جا رہا ہے (معاذ اللہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کرتے ہوئے اس ذلیل زماں کے صفاتی نام رکھے گئے ہیں (معاذ اللہ) اس ننگ انسانیت پر یہ قادیانی درود و سلام بھیجتے ہیں۔ (معاذ اللہ) اس بدمعاش کی عیاش بیویوں کو امہات المومنین کے نام سے متعارف کروایا جا رہا ہے (معاذ اللہ) اس ملعون خلقت کے شرابی ساتھیوں کو صحابی کہا جا رہا ہے (معاذ اللہ) دنیا میں اس مقہور کو مشہور کیا جا رہا ہے اس آلام زماں امام زماں کا لقب دیا جا رہا ہے اس شیطان کو سب سے اعلیٰ انسان بنایا جا رہا ہے اس قبیح کو مسیح بنایا جا رہا ہے۔ اس غبی کو نبی بنایا جا رہا ہے۔ اس نامعقول کو رسول بنایا جا رہا ہے اور اس کفر گر کو پیغمبر بنایا جا رہا ہے۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے! قادیانیوں کی زبان پلید سے توہین رسالت سن کر تیری رگ حمیت کیوں نہیں پھڑکتی؟ قادیانی مرتدوں کو اسلام کی فصل برباد کرتے ہوئے دیکھ کر تو خاموش تماشائی کیوں ہے؟ ہر قلبانی کی خدائی پھٹکار شدہ صورت دیکھ کر تو غصہ و جلال میں کیوں نہیں آتا؟

قادیانی گستاخ رسولؐ کی دکان سے سودا خریدتے وقت تیرا تیرا عشق رسولؐ کہاں مر جاتا ہے؟ بدنام زمانہ قادیانی مشروب ساز فیکٹری شیزان کی بوتل پیتے وقت اور اس کا جام، جیلی، اچار اور چٹنی وغیرہ کھاتے وقت تیری زبان کیوں نہیں رکتی؟ تیرا گلا کیوں بند نہیں ہوتا؟ اور تجھے قے کیوں نہیں آتی؟ اے مسلمان جب تو قادیانیوں سے گلے ملتا ہے تو گنبد خضراء میں

باقی صفحہ ۲۷ پر

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہجرت کشمیر اور قادیانی فتنہ
ایک مرزائی کے لچر اور بودے اعتراضات کا دندان شکن جواب

از:۔ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود آف ڈسکہ

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود آف ڈسکہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے انہیں دینی علوم کے ساتھ ساتھ قادیانیت اور عیسائیت پر بھی عبور حاصل ہے۔ قارئین کرام ان کے مضامین سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ان کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس پر ایک "بہادر مرزائی" (اس کی بہادری یہ ہے کہ وہ نام اور پتہ درج نہیں کرتا) نے تنقیدی خط لکھا۔ راقم نے وہ خط حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مسعود مدظلہ کو بھجوادیا۔ ذیل میں اسی مرزائی کے خط کا جواب پیش کیا جارہا ہے۔ اصولاً" ادارہ ختم نبوت اور حضرت مولانا موصوف اس جواب کے پابند نہیں اس لئے کہ جواب لینے کے لئے نام اور پتہ لکھنا ضروری ہے جبکہ مرزائی مذکور نے ایسا نہیں کیا پھر بھی مولانا نے اس کا جواب دیا ہے اس لئے کہ شاید وہ اسے پڑھ کر راہ ہدایت پر آجائے۔ ویسے اس کے لئے ہدایت ہے مشکل...... کیونکہ وہ تنخواہ دار کارندہ ہے جو روزانہ خط لکھ کر اپنی تنخواہ کو حلال کرنا چاہتا ہے۔ بہر حال ہر گمراہ کے لئے دعا ضرور کرنی چاہئے اور دعا کے ساتھ اس کا علاج بھی۔ ذیل میں جو جواب پیش کیا جارہا ہے وہ بغرض علاج پیش کیا جارہا ہے۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین (محمد حنیف ندیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

بندہ پر تقصیر اپنے محبوب آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت اور حمیت میں آپ کے ہر مخالف اور پرخاش رکھنے والے فرد کے متعلق بتوفیقہ تعالیٰ حسب استطاعت کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہے بالخصوص دشمنان ختم نبوت (قادیانیوں) کے متعلق مختلف موضوعات پر لکھنا میرا محبوب مشغلہ ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں بندہ نے ان کے بنیادی نظریے مسئلہ حیات ووفات مسیحؑ کے متعلق فیصلہ کن انداز میں کئی تحریرات سپرد قلم کی ہیں جو کہ ہفت روزہ ختم نبوت میں مرحلہ وار شائع ہوئی ہیں چنانچہ اس سے قبل بحث قرآنی فیصلہ کن انداز میں دو قسطیں ہفت روزہ میں شائع ہو چکی ہیں پھر اس کے شمارہ ۲۸ میں اسی بحث کے مزید چند پہلو شائع ہوئے ۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ بقول قادیانیاں مسیحؑ نے فلسطین سے کشمیر کی طرف ہجرت نہیں فرمائی ورنہ جیسے موجودہ عیسائیوں کے تمام مشن فلسطین سے متعلق ہیں۔ اس کی بہ نسبت کشمیر سے زیادہ مشن وابستہ ہوتے۔ مگر وہاں کے ایک مشن کی بھی نشاندہی ناممکن ہے۔

اس نظریہ کی تائید میں مرزا غلام احمد قادیانی نے منجملہ دیگر لچر دلائل کے ایک تبت سے برآمد شدہ انجیل کو بھی کئی جگہ پیش کیا ہے حالانکہ اس میں مرزائی نظریہ کی مطلق تائید نہیں ملتی۔

۲۔ تکذیب قادیانی کا دوسرا پہلو یہ پیش کیا ہے کہ آنجناب نے اپنی کتاب چشمہ معرفت ۲۵۴ پر لکھا ہے کہ

ابھی انجیل پر تیس برس بھی نہ گذرے تھے کہ عیسائی الوہیت مسیح کے قائل ہوگئے اور آئینہ کمالات ص ۲۵۴ پر لکھا ہے کہ

اس فتنہ کی اطلاع مسیحؑ کو آسمان پر دی گئی

لہٰذا نتیجہ صاف ہے کہ نزول انجیل کے بیس سال بعد مسیحؑ کشمیر میں نہ تھے بلکہ زندہ آسمان پر تھے جبکہ قادیانی ان کو ۸۷ سال تک کشمیر میں سکونت پذیر تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ان اقتباسات کی رو سے بھی تمہارا نظریہ باطل ہوجاتا ہے۔

۳۔ تیسرا پہلو۔ جیسے صادق ومصدوق رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کی قبر مبارک کی اطلاع دی ہے کہ وہ فلاں مقام پر سرخ ٹیلے کے پاس ہے (بخاری ص ۱۷۸ ج ا و صفحہ ۴۸۳ ج ۱)

اسی طرح آپؐ نے مسیحؑ کے متعلق بھی اطلاع دی ہے کہ وہ نزول من السماء کے بعد چالیس سال گذار کر پھر طبعی طور پر وفات پاکر میرے روضہ اطہر میں مدفون ہوں گے **فاقوم انا وعیسیٰ فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما** (مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

۴۔ چوتھا پہلو یہ پیش کیا کہ خود مرزا صاحب بھی اس بارہ میں مترددہیں کبھی وہ قبر مسیحؑ بلاد شام میں بتلاتے ہیں.... روحانی خزائن ص ۱۰۹ ج ۸۔ کبھی گلیل میں (ازالہ اوہام ص ۴۷۵) اور کبھی ارشاد نبوی کی تصدیق کرتے ہوئے روضہ رسولؐ میں استراحت فرما ہونے کا اعلان کرتے ہیں (ازالہ اوہام ص ۴۷۰)۔

میرے اس مضمون پر ایک صاحب جوکہ قادیانی (مرزائی) معلوم ہوتے ہیں شق وار کچھ سطحی اور جاہلانہ اعتراضات اٹھائے ہیں جن کے جوابات کے لئے مدیر ہفت روزہ نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا بندہ نمبروار جوابات عرض کرنے سے پیشتر التماس کرتا ہے کہ اب تو مسئلہ قادیانیت اور مرزائیت ایک قابل نفرت طعن اور گالی بن چکا ہے اور ہر لحاظ سے زیر زمین دفن ہوچکا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے محسن انگریز بہادر کے اشارہ پر جو ناٹک اور ڈھونگ رچایا تھا وہ بالکل ناکام ہوچکا ہے۔ چنانچہ بندہ نے ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۱۱۔ شمارہ ۲۹ میں مرزا قادیانی کے مسیح موعود بننے کے ٹیکنیکل انداز پر مدلل بحث کرکے اس ڈھول کا پول کھول دیا ہے۔ جناب معترض کو وہ مضمون بھی بغور مطالعہ فرماکر اس ضلالت کی دلدل سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ علاوہ ازیں اس سلسلہ میں مزید مضامین شائع ہونے کا انتظار کریں جو انشاء اللہ ایک حق جو انسان کی راہنمائی کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گے۔ پھر صرف اعتراضات کرکے خانہ پری کرنا عقلمندی نہیں بلکہ طلب حق کی کوشش کرنا چاہئے۔ میں احکم الحاکمین سے نہایت عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ وہ معترض صاحب کو اور دیگر گم گشتگان راہ حق کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

اب آپ معترض صاحب کے اشکالات کا سلسلہ وار

جواب سماعت فرمایئے۔

ا۔ حضرت مسیح کے متعلق قرآن مجید نے صلیب یا عدم صلیب کے مسئلہ کا فیصلہ دوٹوک انداز میں فرمادیا ہے۔ (وما قتلوہ وما صلبوہ) جس پر تمام امت مسلمہ بلا تردد متفق ہے علاوہ ازیں بندہ نے از روئے اناجیل بھی دو درجن نصوص دلائل و براہین سے فیصلہ کن صورت میں مسیح کی عدم صلیب واضح کردی ہے اور یہ رسالہ (بنام کسر صلیب) اسلامی مشن لاہور نے کئی ماہ پیشتر شائع کردیا ہے۔ یہ رسالہ دونوں قوموں (عیسائی اور قادیانی) کے لئے چیلنج ہے۔ هل من مبارز۔ باقی مرزا آنجہانی صاحب کا مسیح کی ہجرت کشمیر ثابت کرنا۔ اور وہاں ستاسی برس سکونت پذیر رہ کر وفات پانا پھر سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہونے کا تذکرہ ہر کتاب میں کرنا ایک عام بات ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے دس قبائل مختلف علاقوں میں منتشر ہوگئے تھے اس لئے ورسولا الی بنی اسرائیل کی بناء پر ان کی تلاش میں مسیح کا کشمیر وغیرہ میں جانا لازمی تھا پھر اس کے اثبات میں ایک بنیادی دلیل کے طور انجیل متی ۱۵:۲۴ کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ مسیح نے فرمایا تھا کہ.....

میں صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا تو گذارش یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کادیانی مراق اور مالیخولیا کے مریض نہ ہوتے تو انہیں صاف نظر آجاتا کہ یہ حوالہ تو ان کے نظریے کی بیخ کنی کررہا ہے کیونکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح تمام اسرائیلیوں کے لئے نہیں بلکہ صرف ان کھوئی ہوئی اور گمشدہ بھیڑوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور وہ فلسطین میں نہ تھیں بلکہ وہ دیگر غیر معلوم علاقہ جات میں منتشر ہوچکی تھیں تو اگر اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کا وہی مفہوم ہے جو کادیانی اور اس کے ہمنوا نے ظاہر کیا ہے تو مسیح کا فلسطین میں دعوت حق دینا بھی کوئی جواز نہ تھا۔ کیونکہ اس حوالہ میں تو حصر پایا جاتا ہے کہ وہ صرف گمشدہ بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں جو غیر معلوم علاقہ جات میں تتر بتر ہوگئے تھے۔ حالانکہ یہ بات سراسر خلاف واقعہ ہے مسیح نے اپنی دعوت کا محور صرف فلسطین کے ہی علاقوں یہودیہ اور گلیل کو بنایا تھا اور شاگردوں کو بھی صرف انہی علاقوں میں دعوت حق کے لئے بھیجا اور فرمایا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا (انجیل متی ۱۰-۵،۶)

ملاحظہ فرمائیں کہ مسیح سامریوں کے پاس جانے سے شاگردوں کو منع کررہے ہیں اور پھر صرف اسرائیل گمشدہ بھیڑوں کے پاس جانے کی تلقین فرما رہے ہیں تو اگر بقول معترض کھوئی ہوئی بھیڑوں سے مراد اسرائیل کے وہ دس قبائل مراد ہیں جن کے پاس مسیح بعد از فراغ صلیب وغیرہ کشمیر خود گئے تو پھر ان شاگردوں کو بھی انہی کی تلاش میں ہندوستان تبت کشمیر وغیرہ جانا چاہئے تھا نہ کہ گلیل کے ہی چند گاؤں پھر پھرا کر واپس آجاتے۔ کیا جناب معترض ثابت کرسکتے ہیں کہ یہ بارہ شاگرد صرف آس پاس کے چند گاؤں کا دورہ کرکے واپس نہ آگئے تھے بلکہ تبت و نیپال، کشمیر اور سری نگر کے پہاڑوں اور وادیوں میں بھی پھر پھرا کر ان گمشدہ بھیڑوں کو پیغام حق پہنچایا تھا۔ یا کم از کم یہ ہی ثابت کردیں کہ یہ شاگردان مسیح جاکر ان علاقوں میں کھوئی ہوئی بھیڑوں کی نشاندہی کر آئے تھے پھر اس کے بعد جناب مسیح اس نشاندہی کے مطابق ہی ان علاقوں میں تشریف لے گئے تھے اور بالآخر سری نگر کو اپنا مرکز بنالیا تھا۔

اصل بات ..... یہ ہے ان گمشدہ یا کھوئی ہوئی بھیڑوں سے مراد گمراہ یہود ہیں جن کی اصلاح کے لئے جناب مسیح تشریف لائے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں جہاں جہاں کھوئی ہوئی بھیڑوں کا تذکرہ آیا ہے وہاں عربی بائبل میں (ضالہ) یعنی گمراہ کا لفظ ہے۔ ورنہ ان دس قبائل کا تلاش کرنا ناممکن تھا ان کو تو شاہ آسور ۷۲۱ ق م قبل مسیح گرفتار کرکے لے گیا اور ایران کے کسی دور دراز علاقہ میں جابسایا۔ وہ لوگ پہلے ہی سامری المسلک یعنی بچھڑا کے پجاری تھے۔ لہٰذا وہ مقامی بت پرستوں میں گھل مل کر اپنا وجود اور تشخص کھو بیٹھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہود کی سرکشی اور کج طبعی کے پیش نظر پہلے ہی اعلان الٰہی سنادیا تھا کہ .....

میں نے (خدا نے) کہا میں ان کو دور دور پراگندہ کروں گا اور ان کا تذکرہ نوع بشر سے مٹاڈالوں گا۔ (کتاب استثنا ۳۲-۲۶)

تو جب حسب توراۃ ان کا تذکرہ ہی خدا نے مٹا دیا تو ان کو تلاش کرنے کا کیا مفہوم رہ جاتا ہے تو جناب من مسیح تو صرف معلوم شدہ فلسطینی یہودیوں کو ہی راہ راست پر لانے کے لئے تشریف لائے تھے نہ کہ پہاڑوں اور غاروں سے سامریوں کے تلاش کرنے کے لئے۔

جناب معترض! میرے اس نظریے کی تائید میں نیز کھوئی ہوئی بھیڑوں کا مفہوم معلوم کرنے کے لئے انجیل لوقا کا ص ۱۹ کی ابتدائی آیات پڑھ کر تسلی کر سکتے ہیں نیز یوحنا ۲۱-۱۵ بھی قابل غور ہے۔

جناب معترض کا ایک اور دجل

ناظرین کرام! قوم یہود سلسلہ تحریف و دجل میں ضرب المثل ہے۔ جس پر خود ان کی مقدس بائبل بھی شاہد ہے (یرمیاہ ۸-۳۶-۳۲ وغیرہ) ان کے بعد اصحاب اناجیل بھی پوری چابکدستی سے اس سلسلہ میں ان کے نقش پا پر چلے اور چلے جا رہے ہیں۔ اب تیرے نمبر پر مثیل دجال (قادیانی) اور اس کے پیروکار اور ہمنوا بھی ان سے پیچھے نہیں رہے۔ چنانچہ کادیانی کے سینکڑوں حوالہ جات اس حقیقت کے عکاس ہیں۔ اسی طرح ہمارے معترض صاحب نے اس باب میں ایک مزید شاہکار کا اضافہ کیا ہے.....وہ یہ کہ مسیح کی ہجرت کشمیر کے اثبات میں انجیل یوحنا کا ایک حوالہ پیش کیا ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ....

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ میں نہیں مجھے ان کے پاس بھی جانا ہے اور میری آواز سنیں گی"۔ (اعتراض نامہ ص ۱)

تبصرہ

عجیب کوئی اور ہوتا تو شاید اس حوالہ سے صرف نظر کر جاتا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ اس عاجز کو کوئی اصلی یا نقلی اور ظلی عیسائی دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے پاس قدیم وجدید مختلف زبانوں کی تین درجن سے زائد بائبلز بالفصل موجود ہیں۔ (۱) اس لئے یہ شاطر چور فوراً "پکڑا گیا"۔ چنانچہ انجیل یوحنا میں مندرجہ بالا الفاظ کی بجائے یوں لکھا ہے کہ .....

"اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کا بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا"۔ (انجیل یوحنا باب ۱۰ - آیت ۱۶)

---

(۱) چنانچہ اس عاجز نے ان کا باہمی موازنہ کر کے تقریباً چار صد آیات کا جعلی اور الحاقی ہونا ثابت کر دیا ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ: عشق خاتم النبیین

دل مصطفیٰ دکھتا ہے۔

لیکن قادیانیو! سن لو رب العزت کا لطف و کرم ہے کہ آج کے اس مادہ پرستی کے دور میں، آپکے اس نفسا نفسی کے عالم میں بھی جب بھی نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آواز دی جاتی ہے تو شمع ختم نبوت کے پروانے امڈ امڈ کر آتے ہیں اور اپنے خون ناب کے ساتھ عشق مصطفیٰ ﷺ کے زخشندہ باب رقم کر جاتے ہیں۔ نبی کی حرمت پر کٹ مرنا اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شہید ہو جانا باعث نجات سمجھتے ہیں۔ ختم نبوت کے باغیو! ہم گستاخ رسول کو اس دھرتی پر زندہ نہیں رہنے دیں گے۔ ہم تم پر صدیق اکبرؓ کا قہر بن کر گریں گے تم پر فاروق اعظمؓ کا جلال بن کر گریں گے اور تمہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیں گے۔ ہم خالدؓ کی شمشیر لے کر نکلیں گے۔ ہم وحشیؓ کا نیزہ لے کر آئیں گے ہم معاذؓ معوذؓ کا جذبہ لے کر تم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ شہدا یمامہ کی داستان عشق دوبارہ دہرائیں گے۔ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائیں گے۔ عالم کی فضاؤں میں "لانبی بعدی" کا پرچم لہرائیں گے۔ پیر مہر علی شاہؒ کی محبت کے چراغ جلائیں گے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جرات کے گیت گائیں گے۔ ابوالحسنات شاہ کی محبت رسول کے قصے دنیا کو سنائیں گے۔ باغیان ختم نبوت کو خشکی سے بھگائیں گے اور پھر انھیں پکڑ کر جہاز میں لاد کر بحر اوقیانوس کی گہرائیوں میں غرق کر کے ہمیشہ کے لئے ان کا نام و نشان مٹائیں گے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ انھیں جہنم کے دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

توجہ طلب

قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ جو آپ نے دیکھا ہو، پڑھا ہو، سنا ہو یا پیش آیا ہو۔ براہ کرم ثبوت کے ساتھ تفصیلاً ارسال فرمائیں تاکہ اس کتابچے کے آئندہ ایڈیشن میں شامل اشاعت کیا جا سکے۔

بقیہ: عربی زبان

تجزیہ کریں تو یہ نتیجہ نکلے گا تو کیا پھر بھی عربی زبان مشکل دشوار ہے۔

عربی زبان کی اہمیت اور اس ملک کے موجودہ حالات اور عربی کے ساتھ سلوک کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ صرف ایک عالمی زبان کا مسئلہ نہیں دین کی فہم و تفہیم اور اسلام کی تعلیم کا مسئلہ ہے۔ اس لئے جہاں ہم سرکاری نظام تعلیم میں بھی عربی زبان کی تدریس کے لئے مناسب راہیں نکالیں۔ وہاں نجی طور پر بھی عربی کی تعلیم و ترویج کے لئے مخلصانہ سعی کرنی چاہئے کیونکہ یہ ہمارا دینی فریضہ ہے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

س:۔ کسی کے پاس نصاب کامل سونے کا یا چاندی کا یا نقد رقم کا شوال کے مہینہ میں تھا لیکن کسی ضرورت کی بناء پر خرچ کر لیا پھر سال کے آخر میں دوبارہ نصاب پورا ہو گیا ہے اس پر زکوٰۃ و قربانی ہے کہ نہیں۔

ج:۔ اس پر زکوٰۃ ہے

شر سے بچانے کے لئے غیبت

احمد کریم کراچی

س:۔ (۱) اگر کوئی اپنے کسی جاننے والے کو بتادے کہ فلاں دوکاندار بے ایمان ہے سودا کم تولتا ہے (۲) اسی طرح کوئی شخص اپنی عیاری سے لوگوں کو بیوقوف بنا کر رقم اینٹھ لیتا ہے بھولے لوگ اس کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر معلومات رکھنے والا بتادے کہ فلاں شخص سے ہوشیار رہنا ورنہ رقم سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ (۳) اگر کوئی مکان کرایہ پر لینے سے قبل معلومات کرے اور اسے بتادیا جائے کہ مالک مکان اچھا آدمی نہیں ہے اس کی بیوی جھگڑالو ہے (۴) یا کسی کا ذکر آیا تو کہہ دیا کہ وہ بڑے بقراط ہیں اپنے کو بہت قابل سمجھتے ہیں (۵) یا کسی کو محفل میں آتا دیکھ کر برابر والے کو کہنی ماری جو اشارہ تھا آنے والے کی ہجو کا۔ (۶) اگر کسی کو گول مول طریقے سے بتایا جائے تو اسے تجسس ہوگا اور پوری بات معلوم کئے بغیر عمل نہیں کرے گا اگر نہ بتایا جائے تو ایک مسلمان بھائی کا نقصان ہوگا۔ اگر یہ سب غیبت میں شمار ہے تو پھر انسان کچھ کہنے کے قابل ہی نہیں رہتا ہے۔ آپ فرمائیں کہ مذکورہ بالا باتوں کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے؟ کیا مذکورہ بالا تمام باتوں کا شمار غیبت کے زمرہ میں آتا ہے؟

ج:۔ (۱) (۲) (۳) میں چونکہ ایک مسلمان کو شر سے بچانا مقصود ہے اس لئے جائز ہے۔ اور (۴) (۵) (۶) میں محض دوسرے کی تحقیر مقصود ہے اس لئے حرام ہے۔

س:۔ دو تین ماہ قبل آپ نے کسی سائل کے جواب میں اپنا واقعہ لکھا تھا کہ کسی نامی گرامی ڈاکٹر نے آپ کو اشارے سے لیٹنے کو کہا اور پھر ایک ایک گھونسہ دونوں طرف پسلیوں پر مارا۔ دو گھونسوں کی اچھی خاصی فیس وصول کر کے چلتا کیا۔

کیا یہ بھی ڈاکٹر کی غیبت میں شمار ہوگا؟

اگر نہیں تو کیوں! وجہ؟

ج:۔ کسی شخص کا نام نہیں لیا۔ اس لئے یہ غیبت نہیں واللہ اعلم

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ہمارا نصب العین اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ
اور گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کی تمام دردمندان اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے

اپیل

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر اب تک اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ؐ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ

گستاخ رسولؐ فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب کر رہی ہے

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰،۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے (اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اس کے اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو چکی ہے ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر، قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ، ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں، مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے دو ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پرزور تعاقب میں مصروف ہیں۔ امسال عالمی مجلس نے ایک عظیم الشان منصوبہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کام شروع کیا ہوا ہے اور وہ ہے روس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں اور کمیونسٹوں کے جبر و تشدد سے نجات حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمانوں میں قرآن مجید پہنچانا۔

یہ آزاد ریاستیں

کسی زمانہ میں اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہی ہیں۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام برہان الدین فرغانیؒ، صاحب ہدایہ، امام ابو حفص کبیرؒ، امام ابو اللیث سمرقندیؒ اور امام ابو منصور ماتریدیؒ اسی سرزمین سے اٹھے جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ و جابرانہ تسلط نے عالم اسلام کی ان مایہ ناز ریاستوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا۔ آج وہ سرزمین قرآنی تعلیم کی پیاسی اور وہاں کے مسلمان ہم سے قرآن مجید کے طالب ہیں۔ ایسے میں عالمی مجلس کے وفد نے وہاں کا دورہ کرنے کے بعد ۱۰ لاکھ قرآن مجید جماعت کی طرف سے چھپوا کر وہاں پہنچانے کا فیصلہ کیا جو الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے زیر طبع ہے اس وقت ہزاروں قرآن مجید وہاں پہنچا بھی دیئے ہیں۔

ان تمام منصوبہ جات خاص طور پر وسطی ایشیا کی ریاستوں میں قرآن مجید پہنچانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی مجلس کو آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے

ہم تمام اہل اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ

وہ موجودہ مہینوں خصوصاً رمضان المبارک میں مذکورہ منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور خاص طور پر عطیات سے دل کھول کر امداد فرمائیں۔

خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون: ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔